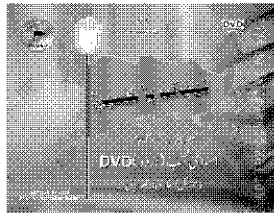


یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان



۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabeesakina.page.tl
sabeesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

چالیس صحابہ کرامؓ سے چالیس علماء کی منقول چالیس احادیث

فضائل حضرت علیؓ

اور دلچسپ حکایات

مُصَنَّف

شیخ الاقدم منتخب الدین

علی ابن عبداللہ ابن ابیہویرہ الزاری

والد شیخ حسدوق

مترجم

سید محمد اصغر نقوی

(جامعہ علمیہ کراچی)

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

چالیس صحابہ کرامؓ سے چالیس علماء کی منقول چالیس احادیثؓ

فضائل حضرت علیؓ

اور دلچسپ حکایات

مُصَنَّف

شیخ الاقدم منتخب الدین

علی ابن عبد اللہ ابن بابویہ الزاری

والدِ شیخ صدوق

مترجم

سید محمد اصغر نقوی

(جامعہ علمیہ کراچی)

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب:	چہل حدیث فضائل حضرت علیؑ اور دلچسپ حکایات
مؤلف:	الشیخ الاقدم منتخب الدین علی ابن عبداللہ ابن بابویہ الزاری
مترجم:	سید محمد اصغر نقوی
اردو تصحیح:	مجاہد حسین حر
کمپوزنگ:	قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ و نیفس کراچی۔ 0345-2401125
ناشر:	اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی
تعداد:	۱۰۰۰

ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

کاغذی بازار بالمقابل بڑا امام بارگاہ میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰

فون نمبر: 2440803، 2431577

فہرست

احادیث

16 پہلی حدیث راوی حضرت ابو بکر
17 دوسری حدیث راوی حضرت عمر
19 تیسری حدیث راوی حضرت عثمان
19 چوتھی حدیث راوی حضرت علیؑ
21 پانچویں حدیث راوی سعد ابن ابی وقاص اور ام سلمہؓ
25 چھٹی حدیث راوی عبدالرحمن بن عوف
27 ساتویں حدیث راوی حضرت عبداللہ بن مسعود
29 آٹھویں حدیث راوی حضرت ابن عباس
33 نویں حدیث راوی حضرت امام حسن بن علیؑ

- 37 دسویں حدیث راوی حضرت امام حسین بن علیؑ
- 38 گیارہویں حدیث راوی حضرت فاطمۃ الکبریٰ بنت الحسینؑ
- 39 بارہویں حدیث راوی حضرت سلمان فارسیؓ
- 40 تیرہویں حدیث راوی حضرت ابوذرؓ
- 41 چودھویں حدیث راوی حضرت عمار بن یاسرؓ
- 42 پندرہویں حدیث راوی حضرت جابرؓ
- 43 سولہویں حدیث راوی عمران ابن حصینؓ
- 44 سترہویں حدیث راوی ابو موسیٰ الاشعریؓ
- 45 اٹھارہویں حدیث راوی ابو ہریرہؓ
- 46 انیسویں حدیث راوی معاذ بن جبلؓ
- 46 بیسویں حدیث راوی انس بن مالکؓ
- 53 اکیسویں حدیث راوی ابو امامہ الباہلیؓ
- 55 بائیسویں حدیث راوی ابو لیلیٰ الانصاریؓ
- 56 تیسویں حدیث راوی ابو سعید الخدریؓ
- 58 چوبیسویں حدیث راوی مغفل بن یسارؓ
- 59 پچیسویں حدیث راوی حذیفہ بن الیمانؓ
- 60 چھبیسویں حدیث راوی کعب بن عجرۃؓ
- 61 ستائیسویں حدیث راوی سلمہ بن الاکوعؓ
- 63 اٹھائیسویں حدیث راوی انس بن مالکؓ

- 64 ایشویں حدیث راوی اسعد بن زرارہ
- 65 تیسویں حدیث راوی حضرت ابوالیوب انصاریؓ
- 68 اکتیسویں حدیث راوی ثوبان
- 70 تیسویں حدیث راوی معاوہ بن حیدہ
- 71 تینتیسویں حدیث راوی ابو لیلیٰ الغفاری
- 72 چونتیسویں حدیث راوی ابو الحمراء
- 73 پینتیسویں حدیث راوی البراء بن عازب
- 74 چھتیسویں حدیث راوی الصلصال بن الداهمس
- 75 سینتیسویں حدیث راوی عمر بن شاس
- 76 اڑتیسویں حدیث راوی سہل بن ابی خثمہ
- 77 انتالیسویں حدیث راوی عبداللہ بن عمر
- 78 چالیسویں حدیث راوی حضرت ام سلمہؓ

حکایات حیدرآباد سندھ پاکستان

- 80 پہلی حکایت
- 83 دوسری حکایت
- 84 تیسری حکایت

- 86 چوتھی حکایت
- 87 پانچویں حکایت
- 89 چھٹی حکایت
- 92 ساتویں حکایت
- 93 آٹھویں حکایت
- 93 نویں حکایت
- 94 دسویں حکایت
- 101 گیارہویں حکایت
- 105 بارہویں حکایت
- 106 تیرہویں حکایت
- 109 چودھویں حکایت

چہل حدیث

الحديث الاول (۱)

عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثِيعٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ يَقُولُ :
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَدْ خِيَمَ خَيْمَةٌ وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى
قَوْسٍ عَرَبِيَّةٍ، وَفِي الْخَيْمَةِ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَيْنُ عليهم السلام .
أَنَا سَلَمٌ لِمَنْ سَالِمَ أَهْلَ الْخَيْمَةِ، حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ، وَلِيُّ
لِمَنْ وَالَاهُمْ، لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا سَعِيدَ الْجَدِّ، طَيِّبُ الْمَوْلِدِ، وَلَا
يُغْضِبُهُمْ إِلَّا شَقِيَّ الْجَدِّ رَدِيءُ الْوَلَادَةِ :

فَقَالَ رَجُلٌ : يَا زَيْدُ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ هَذَا؟

قَالَ : إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ .

زید ابن شیخ کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر صدیق سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے
رسول خدا ﷺ کو دیکھا کہ ایک خیمہ لگا ہوا ہے اور حضرت ایک عربی کمان سے ٹیک لگائے
کھڑے ہیں اور اس خیمہ میں فاطمہ، علی حسن، حسین علیہم السلام ہیں۔ حضرت فرما رہے ہیں:

میری اُن سے صلح ہے جن کی اس خیمہ میں بیٹھنے والوں سے صلح ہے،
 میری اُس سے جنگ ہے جس سے اس خیمہ والوں کی جنگ ہے،
 میں اُن کا دوست ہوں جو ان کا دوست ہے
 ان کے ساتھ وہی محبت رکھے گا جس کا جد سعادت مند ہوگا اور حلال زادہ ہوگا
 اور ان سے وہی بغض رکھے گا جس کا جد شقی ہوگا اور حرام زادہ ہوگا۔
 اس مرد نے کہا: اے زید! کیا تو نے ابو بکر سے یہ بات سنی ہے؟
 زید نے کہا: ہاں! کعبہ کے رب کی قسم۔ (۱)

الحديث الثاني (۲)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ عِنْدَهُ
 جَمَاعَةٌ فَتَذَاكَرُوا السَّابِقِينَ إِلَى الْإِسْلَامِ يَقُولُ :
 أَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
 فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ ، لَوَدِدْتُ أَنَّ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ ، وَ كَانَتْ أَحَبُّ إِلَيَّ
 مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ .

وَكُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، إِذْ ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ :

يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا، وَأَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ إِسْلَامًا، وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى .

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر ابن خطاب سے سنا کہ جب اس کے پاس لوگوں کی ایک جماعت تھی۔ انہوں نے اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں کا ذکر کیا تو عمر ابن خطاب نے کہا:

علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا کہ علیؑ میں تین خوبیاں ہیں اگر ان میں ایک بھی مجھ میں ہوتی تو میرے لئے ان تمام چیزوں سے محبوب تھیں جن پر سورج طلوع کرتا ہے۔

(پھر کہا کہ) میں اور ابو بکر اور ابو عبیدہ اور اصحاب میں ایک جماعت تھی کہ پیغمبر ﷺ نے علیؑ کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

اے علی! تم ایمان کے لحاظ سے تمام مومنین سے پہلے ہو،

اسلام میں تمام مسلمانوں کے اسلام لانے والوں سے پہلے ہو

اور تمہارا مقام میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کا موسیٰؑ سے تھا۔ (۱)

الحديث الثالث (۳)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ مَثَلَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ .
 عثمان ابن عفان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 علیؑ اور فاطمہؑ کی مثال اس امت کیلئے سفینہ نوح کی ہے جو سوار ہوا نجات پا گیا
 اور جس نے ان سے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔ (۱)

الحديث الرابع (۴)

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَيْنَا الْكُعْبَةَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اجْلِسْ لِي . فَصَعَدَ عَلَيَّ مِنْكَبِي . فَذَهَبْتُ أَنْهَضُ بِهِ فَرَأَى ضَعْفِي فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ جَلَسَ لِي وَ قَالَ : اصْعَدْ عَلَيَّ مِنْكَبِي فَصَعَدْتُ فَنْهَضَ بِي وَ إِنَّهُ قَدْ

(۱) کشف الغمہ ص ۳۶ مناقب خوارزمی ص ۱۹

تَخِيلَ لِي اِنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ اُفُقَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعَدْتُ عَلَى الْبَيْتِ .
وَعَلَيْهِ تِمَثَالُ صُفَرٍ اَوْ نُحَاسٍ فَجَعَلْتُ اَزِيلُهُ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ
شِمَالِهِ . وَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ حَتَّى اِذَا اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ . قَالَ
لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اِقْذِفْهُ فَقَذَفْتُهُ فَتَكَسَّرَ كَمَا تَنْكَسِرُ
الْقَوَارِيرُ . فَنَزَلْتُ فَاَنْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَبِقُ حَتَّى
تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ خَشِيَةَ اَنْ يَلْقَانَا اَحَدٌ مِنْهُمْ .

حضرت علیؑ فرماتے ہیں (فتح مکہ کے دن) میں اور رسول خدا ﷺ چلے یہاں
تک کہ کعبہ کے پاس پہنچے رسول خدا ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹھو!

پیغمبر میرے کندھے پر سوار ہوئے میں اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جب پیغمبر نے میرے
ضعف کو دیکھا تو نیچے اترے اور خود زمین پر بیٹھ گئے اور مجھے حکم دیا: میرے کندھے پر سوار ہو
جاؤ۔ پس میں سوار ہوا حضرت کھڑے ہوئے مجھے یوں لگ رہا تھا کہ اگر چاہوں تو آسمان کو ہاتھ
لگا سکتا ہوں میں کعبہ کے اندر اونچائی پر رکھے تانبے یا پیتل کے بتوں کو پیغمبر کے دائیں، بائیں
اور آگے، پیچھے سے گرا رہا تھا حتیٰ کہ جب میرا ہاتھ ان تمام تک پہنچ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ
سے فرمایا کہ ان کو زمین پر پھینک دو، میں نے پھینکا تو وہ یوں ٹوٹنے لگے جیسے شیشہ ٹوٹتا ہے۔ (۱)

الحديث الخامس (۵)

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكُنْدِيُّ حَلِيفُ لِبْنِي أُمَيَّةٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ : حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَاتَى، مَجْلِسَ فِي حَلَقَةٍ فَجَلَسَ [بَيْنَ] عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ فَضَرَبَ يَدَيْهِ عَلَى فخذِ ابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ : أَنَا كُنْتُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِالْأَمْرِ مِنْ ابْنِ عَمِّكَ .

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَلِمَ؟

قَالَ : لِأَنِّي ابْنُ عَمِّ الْخَلِيفَةِ الْمَظْلُومِ الْمَقْتُولِ ظُلْمًا .
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ = وَضَرَبَ يَدَيْهِ عَلَى فخذِ ابْنِ عُمَرَ : هَذَا إِذَا أَوْلَى بِالْأَمْرِ مِنْكَ، لِأَنَّ أَبَا هَذَا قُتِلَ قَبْلَ ابْنِ عَمِّكَ .
قَالَ : فَأَنْصَاعًا، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَ هَذَا .

ثُمَّ إِنَّ مُعَاوِيَةَ أَقْبَلَ عَلَى سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَ كَانَ حَاضِرًا أَيْضًا فَقَالَ : وَأَنْتَ يَا سَعْدُ الَّذِي لَمْ تَعْرِفْ حَقَّنَا مِنْ

بَاطِلٍ غَيْرِنَا، فَتَكُونُ مَعَنَا أَوْ عَلَيْنَا؟

قَالَ سَعْدُ: إِنِّي لَمَّا رَأَيْتُ الظُّلْمَةَ قَدْ غَشِيَتْ الْأَرْضَ

قُلْتُ: هَبْجَ فَأَنْخُتْهُ حَتَّى إِذَا أُسْفَرَتْ مَضَيْتُ.

قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ الْمَصْحَفَ - أَوْ مَا بَيْنَ

الدَّفَتَيْنِ - مَا وَجَدْتُ [فِيهِ] هَيْجَ.

فَقَالَ سَعْدُ: أَمَّا إِذَا تَنَبَّهْتُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام: أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ.

قَالَ مُعَاوِيَةُ: يَا سَعْدُ لَتَجِئَنِي بِمَنْ سَمِعَهُ مَعَكَ، أَوْ لَا فَعَلَنْ

بِكَ كَذَا [وَكَذَا].

قَالَ: أُمُّ سَلَمَةَ.

فَقَالَ: فَقَامُوا مَعِي حَتَّى دَخَلَ عَلِيٌّ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: فَبَدَأَ مُعَاوِيَةُ فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ

الْكُذِبَةَ قَدْ كَثُرَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (بَعْدَهُ) فَلَا يَزَالُ قَائِلٌ يَقُولُ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لَمْ يَقُلْ، وَإِنَّ سَعْدًا الْأَنْ رَوَى حَدِيثًا زَعَمَ

أَنَّكَ سَمِعْتِيهِ مَعَهُ.

قَالَتْ : مَا هُوَ ؟

قَالَ : زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ : أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ .

قَالَتْ : صَدَقَ، فِي بَيْتِي قَالَهُ .

فَاقْبَلْ مُعَاوِيَةَ عَلَى سَعْدٍ وَ قَالَ : الْآنَ أَنْتَ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِمَّا كُنْتُ .

وَاللَّهِ لَوْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا زِلْتَ خَادِمًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَتَّى أَمُوتَ .

عبید اللہ عبد اللہ کنڈی سے مروی ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے ایک سال حج کیا تو ایک محفل میں آیا جہاں عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ ابن عمر بیٹھے تھے پس معاویہ نے عبد اللہ ابن عباس کی ران پر ہاتھ مارا اور کہا: میں تیرے چچا کے بیٹے (علی ابن ابی طالب) سے زیادہ خلافت کا حق دار ہوں۔

ابن عباس نے پوچھا: وہ کیسے؟

معاویہ نے کہا: کیونکہ میں مقتول خلیفہ کا چچا زاد ہوں جس کو ظلم سے قتل کیا گیا۔

ابن عباس نے عبد اللہ ابن عمر کی ران پر ہاتھ مار کر کہا: یہ تجھ سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ اس کا باپ تیرے چچا زاد سے پہلے قتل ہوا۔

معاویہ نے کہا: وہ جلدی گزر گیا یا اسی طرح کا جملہ معاویہ نے کہا۔

پھر معاویہ سعد ابن ابی وقاص کی طرف متوجہ ہوا جو وہاں حاضر تھا معاویہ نے کہا: اے سعد تو نے ہمارے حق کو ہمارے باطل سے نہ پہچانا تو ہمارے ساتھ ہے یا ہمارے خلاف ہے؟ سعد نے کہا: جب میں نے دیکھا کہ اندھیرے نے ساری زمین کو ڈھانپ لیا ہے تو میں نے اپنی سواری کو آہستہ کیا اور اسے بٹھایا جب سفیدی نمودار ہوئی تو میں روانہ ہو گیا (یعنی گمراہی کا اندھیرا یعنی مطلب یہ ہے کہ جب میں نے دیکھا کہ حق اور باطل میں تمیز نہیں ہو رہی تھی تو میں ایک طرف بیٹھ گیا کسی کا ساتھ نہ دیا جب دن ہوا یعنی حق و باطل واضح ہو گیا تو میں حق کے ساتھ ہو گیا)۔

معاویہ نے کہا: خدا کی قسم تحقیق تو نے قرآن پڑھا ہے یا جو کچھ دو جلدوں کے درمیان ہے کیا تو نے اس میں لفظ ”ہبیب“ یعنی سست رفتاری آہستہ کرنا پڑھا ہے؟ سعد نے کہا: بہر حال جب میں متنبہ ہوا (یا تو متنبہ ہو) تحقیق میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ ہمیشہ علیؑ کو کہتے تھے تو حق کے ساتھ ہے اور حق تیرے ساتھ ہے۔ معاویہ نے کہا: تو کوئی گواہ لے آ جس نے تیرے ساتھ یہ حدیث سنی ہو ورنہ میں تجھے سخت سزا دوں گا۔

سعد نے کہا: ام سلمیٰؓ (میری اس بات کی گواہ ہے) پس راوی کہتا ہے کہ معاویہ اور باقی تمام لوگ اُٹھ کر ام سلمیٰؓ کے گھر آئے، معاویہ نے پہلے بول کر کہا: اے ام المؤمنین! پیغمبر کے بعد حضرت پر بہت جھوٹ بولا جانے لگا ہے ہمیشہ کہنے والا کہتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: حالانکہ رسول خدا ﷺ نے نہیں فرمایا۔ ابھی سعد نے ایک حدیث نقل کی ہے اور سعد کا گمان یہ ہے کہ تم نے بھی سعد کے ساتھ یہ حدیث سنی ہے۔ ام سلمیٰؓ نے پوچھا: وہ کونسی حدیث ہے؟

معاویہ نے کہا: سعد کا گمان ہے کہ پیغمبرؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ تو حق کے ساتھ ہے اور حق تیرے ساتھ ہے۔

اُم سلمیٰؓ نے کہا: اس نے سچ کہا ہے پیغمبرؐ نے میرے گھر میں یہ حدیث فرمائی تھی۔
معاویہ نے سعد کی طرف دیکھ کر کہا: اب تو پہلے سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہو گیا ہے
پھر معاویہ نے کہا: اگر یہ حدیث میں نے خود پیغمبرؐ سے سنی ہوتی تو میں ساری زندگی علیؑ کی خدمت کرتا رہتا۔

الحديث السادس (٦)

عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ قَالَ :

لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ اِنْصَرَفَ اِلَى الطَّائِفِ،
فَحَاصِرَهُمْ سَبْعَ عَشْرَةَ، اَوْ ثَمَانِي عَشْرَةَ، فَلَمْ يَفْتَحْهَا، ثُمَّ اَوْ غَلَ
غَدُوَّةً، اَوْ رُوْحَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَهَجَرَ، فَقَالَ : اَيُّهَا النَّاسُ ! اِنِّى لَكُمْ
فَرَطٌ وَاَوْصِيَكُمْ بِعَتْرَتِي خَيْرًا، وَاِنْ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ وَالَّذِى
نَفْسِى بِيَدِهِ لَتُقِيمَنَّ الصَّلَاةَ، وَ لَتَوْتَنَّ الزَّكَاةَ، اَوْ لَا بُعْثَنَّ اِلَيْكُمْ
رَجُلًا مِّنِّى، اَوْ كَنَفْسِى فَلْيُضْرِبَنَّ اَعْنَاقَ مُقَاتِلِيكُمْ، وَ لَيْسِيْنِ

ذُرَّارِيكُمْ .

قَالَ : فَرَأَى النَّاسَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَقَالَ : هُوَ هَذَا .

قَالَ : فَقُلْتُ : مَا حَمَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ عَلَى مَا

فَعَلَ؟

قَالَ : مَنْ ذَاكَ أَعْجَبُ .

عبدالرحمن بن عوف نے کہا جب رسول خدا ﷺ نے مکہ فتح کیا تو طائف کی طرف آئے سترہ یا اٹھارہ دن تک طائف کا محاصرہ کیا لیکن فتح نہ کیا ایک صبح یا ایک رات شہر کے اندر رہے پھر اترے اور ان سے اعراض کیا فرمایا:

لوگو! میں تم سے پہلے دنیا سے جانے والا ہوں اور میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور تمہاری وعدہ گاہ حوض کوثر ہے اس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لازماً نماز قائم کرنا، لازماً زکوٰۃ ادا کرنا ورنہ میں تمہاری طرف ایک ایسا مرد بھیجوں گا جو مجھ سے ہوگا یا میرے نفس یعنی میری جان کی طرح ہوگا، وہ تمہارے جنگ کرنے والوں کی گردنیں کاٹے گا، تمہاری اولادوں کو قیدی بنائے گا۔

لوگوں نے ابو بکر اور عمر کی طرف دیکھا، پس پیغمبر ﷺ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

وہ مرد یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے پھر عبدالرحمن بن عوف کو کس چیز نے اس کام پر وادار کیا جو کام عبد

الرحمن نے انجام دیا؟

جواب ملا: (تمہیں اس پر تعجب ہے) اس سے زیادہ عجیب کام بھی ہیں۔ (۱)

الحديث السابع (۷)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَتَنَفَّسَ، فَقُلْتُ : مَا شَأْنُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟

قَالَ : نَعَيْتُ إِلَى نَفْسِي، فَعَادَ لِمِثْلِهِ .

قَالَ فَقُلْتُ : فَاسْتَخْلِفْ .

قَالَ : مَنْ؟

قُلْتُ : أَبَا بَكْرٍ . فَسَكَتُ سَاعَةً، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ قَوْلِهِ .

قُلْتُ : فَاسْتَخْلِفْ .

قَالَ : مَنْ؟

قُلْتُ : عُمَرَ . فَسَكَتُ سَاعَةً، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ قَوْلِهِ .

قُلْتُ : فَاسْتَخْلِفَ .

قَالَ : مَنْ ؟

قُلْتُ : عَلِيًّا .

قَالَ : أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَنَنْ أَطَاعُوهُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ أَجْمَعُونَ أَكْتَعُونَ . (رَوَى مِثْلَهُ بِإِخْتِلَافٍ ابْنُ شَازَانَ فِي النَّقَبَةِ الْعَاشِرَةِ مِنَ الْمِائَةِ مَنْقَبَةٍ ص ۲۹)

عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ جس رات پیغمبر کی جنات سے جنگ ہوئی تو حضور نے ایک آہ بھری میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کیا ہوا (یہ آہ کیوں بھری)؟
(آپ نے) فرمایا: میں اس دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں۔ پھر دوبارہ اسی جملے کو دہرایا۔

ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کسی کو خلیفہ بنا جائیں۔

حضرت نے فرمایا: کس کو؟

میں نے کہا: ابوبکر کو؟

حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر پہلے والا جملہ دہرایا (یعنی میں اس دنیا سے کوچ

کرنے والا ہوں)۔

میں نے عرض کیا: خلیفہ بنا جائیں۔

حضور نے فرمایا: کس کو؟

میں نے کہا: عمر کو۔

پھر حضور کچھ دیر خاموش رہے پھر وہی پہلے والا جملہ دہرایا (یعنی میں اس دنیا سے کوچ

کرنے والا ہوں)۔

میں نے عرض کیا: کسی کو اپنا خلیفہ بنا جائیں۔

حضرت نے فرمایا: کس کو؟

میں نے کہا: علیؑ کو

حضرت نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگ

علیؑ کی اطاعت کریں گے تو یقیناً سب کے سب جنت میں جائیں گے۔ (۱)

الحديث الثامن (۸)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا، فَغَدَا إِلَيْهِ عَلِيٌّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بَكْرَةً وَكَانَ

يُحِبُّ أَنْ لَا يَسْبِقَ إِلَيْهِ أَحَدٌ فَإِذَا النَّبِيُّ - عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ - نَائِمٌ

فِي صَحْنِ الدَّارِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ دَحِيَّةِ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ، فَقَالَ:

السَّلَامُ عَلَيْكَ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟

فَقَالَ دِحْيَةُ : بِخَيْرٍ يَا أَخَارَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

قَالَ : جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ خَيْرًا .

قَالَ لَهُ دِحْيَةُ : إِنِّي أُحِبُّكَ وَإِنَّ لَكَ عِنْدِي مَدِيحَةً أَهْدِيهَا

إِلَيْكَ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، وَسَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ

بَعْدَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُزْفُ أَنْتَ وَشِيعَتُكَ مَعَ

مُحَمَّدٍ ﷺ وَحِزْبِهِ فِي الْجَنَّةِ .

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَخَابَ وَخَسِرَ مَنْ عَادَاكَ، بِحُبِّ

مُحَمَّدٍ أَحْبَبُوكَ، وَبِبُغْضِهِ أَبْغَضُوكَ، لَا تَنَالُهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ،

أَدْنُ مِنْ صَفْوَةِ اللَّهِ إِبْنِ عَمِّكَ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ .

ثُمَّ أَخَذَ بِرَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ .

فَانْتَبَهَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : مَا هَذِهِ الِهِمْمَةُ؟ فَأَخْبَرَهُ

الْحَدِيثُ .

فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ بِدِحْيَةٍ، كَانَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بِأَسْمَاءِ سَمَّاكَ اللَّهُ بِهَا وَهُوَ الَّذِي أَلْقَى مَوْدَّتَكَ فِي صُدُورِ

الْمُؤْمِنِينَ، وَرَحِبَتْكَ فِي صُدُورِ الْكَافِرِينَ، مِصْدَاقُهُ قَوْلُهُ تَعَالَى :
 ”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ
 وُدًّا“ (۱)

ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا ﷺ بیمار تھے حضرت علیؑ صبح سویرے حضور کی خدمت میں پہنچے (شاید) حضرت علیؑ چاہتے تھے کوئی اور مجھ سے پہلے نہ پہنچے حضور اکرم صحن میں سوئے ہوئے تھے اور حضور کا سر مبارک دجیہ ابن خلیفہ کلبی کی گود میں تھا تو حضرت علیؑ نے فرمایا: السلام علیک پیغمبر کا کیا حال ہے؟

دجیہ نے کہا: اے اللہ کے رسول کے بھائی حضور خیریت سے ہیں۔

تو مولانا فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم اہل بیت کی طرف سے تمہیں جزائے خیر دے۔

دجیہ نے حضرت علیؑ سے کہا: مجھے آپ سے محبت ہے اور میرے پاس آپ کے لئے

ایک مدح ہے جو آپ کو ہدیہ کرتا ہوں،

اے امیر المؤمنین اور سفید چہرے والوں کے قائد،

سید المرسلین ﷺ کے بعد اولاد آدم کے سردار،

قیامت کے دن آپ کو اور آپ کے شیعوں کو محمد ﷺ اور ان کے گروہ کے ساتھ سجا کر

جنت میں لے جایا جائے گا،

وہ شخص کامیاب ہوا جو تم سے محبت و ولایت رکھے،

وہ خسارے میں رہا جو تم سے دشمنی کرے،

محمد ﷺ کی محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرتے ہیں،
جو پیغمبر کے بغض کی وجہ سے تجھ سے بغض کرتے ہیں ان کو محمد ﷺ کی شفاعت
نصیب نہ ہوگی،

اے اللہ کے چنے ہوئے! اپنے چچا زاد کے قریب آجائیں آپ حضورؐ کے زیادہ حق دار
ہیں۔



پھر وحیہ نے حضورؐ کا سر مبارک اٹھا کر حضرت علیؑ کی گود میں رکھ دیا۔
حضورؐ بیدار ہوئے تو حضورؐ نے پوچھا: یہ کیا آوازیں آرہی تھیں؟
حضرت علیؑ نے ساری بات سنادی۔

حضورؐ نے فرمایا: یہ وحیہ نہیں تھا جبرائیلؑ تھا جس نے تمہارے وہ نام لئے جو خدا نے
رکھے ہیں اسی خدا نے آپؐ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالی ہے اور غیروں کے دل میں تیرا
خوف ڈالا ہے اس کا مصداق خدا کا یہ قول ہے:
”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے خدائے رحمن ان کی محبت دلوں میں
ڈال دے گا۔“ (۱)

الحديث التاسع (٩)

عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَقِيعِ الْغُرَقِ إِذْ مَرَّ بِهِ جَعْفَرُ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ، ذُو الْجَنَاحَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : صَلِّ جَنَاحَ أَخِيكَ .
ثُمَّ تَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى خَلْفَهُ، فَلَمَّا انْقَضَ
النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا .

ثُمَّ قَالَ : يَا جَعْفَرُ هَذَا جِبْرِيلُ يُخْبِرُنِي عَنِ الدِّيَانِ عَزَّ
وَجَلَّ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ لَكَ جَنَاحَيْنِ مَنْسُوجَيْنِ فِي الْجَنَانِ، وَ يُسِيرُكَ
رَبُّكَ يَوْمَ الْخَيْبِيسِ . قَالَ :

فَقَالَ عَلِيٌّ : فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا
الْجَعْفَرُ أَخِي، فَمَا لِي عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ؟

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : بَخٍ بَخٍ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقًا
يَسْتَغْفِرُونَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ .

قَالَ : فَقَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ

اللَّهُ ﷻ وَمَا ذَلِكَ الْخَلْقُ؟

قَالَ: الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَقُولُونَ: ”رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ“ (سورہ حشر ۱۰) فَهَلْ سَبَقَكَ أَحَدٌ بِالْإِيمَانِ؟

يَا عَلِيُّ! إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ابْتَدَرْتُ إِلَيْكَ إِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَيَخْطِفُونَكَ إِخْطَافًا حَتَّى تَقُومَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَيَقُولُ الرَّبُّ جَلَّ جَلَالُهُ: سَلْ يَا عَلِيُّ [فَقَدْ] الْيَتِ عَلَى نَفْسِي أَنْ أَقْضِيَ لَكَ الْيَوْمَ أَلْفَ حَاجَةٍ.

قَالَ: فَأَبْدَأُ بِذُرِّيَّتِي وَأَهْلِ بَيْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷻ .
قَالَ النَّبِيُّ ﷻ: إِنَّهُمْ لَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ يَوْمَئِذٍ، وَلَكِنْ إِبْدَأُ بِمُحِبِّكَ، أَوْ أَحِبَّائِكَ، وَأَشْيَاعِكَ.

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷻ: وَاللَّهِ، ثُمَّ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ الرَّجُلَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَذُنُوبُهُ أَكْثَرُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ وَقَطَرِ الْمَطَرِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ، ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ مُحِبًّا لَكَ وَ لِأَهْلِ بَيْتِكَ لِأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : وَ اللَّهِ، ثُمَّ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ الرَّجُلَ صَامَ النَّهَارَ وَقَامَ اللَّيْلَ وَحَمَلَ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ مُبْغِضًا لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ لَكَبَّةُ اللَّهِ عَلَى مِنْخَرِيهِ فِي النَّارِ .

امام حسن ابن علی بن ابی طالبؑ نقل فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ بیچ الغرقہ میں تشریف فرما تھے جب کہ جعفر ابن ابوطالب حضور ﷺ کے پاس سے گزرے پیغمبر نے فرمایا: اپنے بھائی علیؑ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔ پھر حضور ﷺ آگے کھڑے ہوئے، دونوں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں کی (علی و جعفر) طرف رخ کیا۔ پھر فرمایا: اے جعفر! یہ جبرائیلؑ مجھے خدا کی طرف سے خبر دے رہے ہیں کہ خدا نے تیرے لئے دو پر خلق فرمائے ہیں جنت میں اور تیرا رب تجھے جمعرات کے دن سیر کروائے گا۔

راوی کہتا ہے کہ علیؑ نے عرض کیا: میرے ماں باپ پر قربان ہو جائیں۔ یہ انعام تو جعفر کے لئے خدا کے پاس ہے میرے لئے میرے رب کے پاس کیا ہے؟

پیغمبر نے فرمایا: تجھے مبارک ہو، مبارک ہو اے علیؑ! خدا نے تیرے لئے ایک مخلوق پیدا کی ہے جو قیامت تک تیرے لئے استغفار کریں گے۔

حضرت علیؑ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! وہ مخلوق کیا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: وہ مومنین جو کہتے ہیں ”رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ

سَبَقُونَا بِالْإِيْمَانِ“ (بارالہا! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان پر ہم پر سبقت لے گئے ہیں۔

کیا تم سے پہلے کسی نے ایمان میں سبقت کی ہے؟

یا علی! جب قیامت کا دن ہوگا تو بارہ ہزار فرشتے تیری طرف بڑھیں گے اور تجھے اٹھائیں گے جب تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے علی مانگو میں نے اپنی ذات پر قسم کھا کر واجب کر دیا ہے کہ آج تیری ایک ہزار حاجات کو پورا کروں گا۔

حضرت علیؑ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! پس میں اپنی ذریت اور اپنے اہل بیت کی حاجات مانگنا شروع کروں گا؟

حضور ﷺ نے فرمایا: تیرے اہل بیت اس دن تیرے محتاج نہ ہوں گے لہذا تم اپنے محبت یا اپنے شیعوں کے بارے میں مانگنا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی قسم! اگر کوئی ایسا مرد قیامت کے دن آئے جس کے گناہ درخت کے پتوں بارش کے قطرات اور زمین کے ذرات سے زیادہ ہوں پھر وہ تیری اور تیرے اہل بیت کی محبت دل میں لے کر خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو تو خدا اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

پھر پیغمبر ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی قسم! اگر کوئی مرد دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرے اور اللہ کی راہ میں گھوڑوں پر سوار ہو کر حملے کرے پھر وہ تیرے اور تیرے اہل بیت کا بغض لے کر خدا سے ملاقات کرے تو خدا اس کو سر کے بل جہنم میں پھینکے گا۔ (۱)

الحديث العشر (۱۰)

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ - صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ -

قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ :

مَنْ أَحَبُّ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي وَيَمُوتَ مَيِّتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ

الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَذُرِّيَّتَهُ الطَّاهِرِينَ ،

أَيُّمَةُ الْهُدَى وَمَصَابِيحِ الدُّجَى مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَخْرُجُواكُمْ مِنْ

بَابِ الْهُدَى إِلَى بَابِ الضَّلَالَةِ .

امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نانا رسول خدا ﷺ سے سنا جو فرمایا کرتے

تھے : جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ میرے جیسی زندگی گزارے اور میرے جیسی اس کی موت ہو

اور اس جنت میں داخل ہو جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے تو اس کو چاہئے کہ علی ابن ابی

طالب علیہ السلام اور اسکی پاک ذریت سے متمسک ہو جائے جو علی کے بعد ائمہ ہدیٰ ہیں ، اندھیروں

میں چراغ ہیں کیونکہ یہ ہدایت کے باب سے نکال کر گمراہی کے باب کی طرف نہیں لے جائیں

گے۔ (۱)

الحديث الحادى العشر (۱۱)

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرَى، عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى - سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ - قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَاهَى بِكُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَغَفَرَ لَكُمْ عَامَّةً، وَغَفَرَ لِعَلِيٍّ خَاصَّةً، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ غَيْرُ مُعَاتِبٍ لِقَوْمِي وَلَا عَائِبٍ لِقَرَابَتِي . وَ هَذَا جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِرُنِي أَنَّ السَّعِيدَ حَقَّ السَّعِيدَ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ وَفَاتِي، وَأَنَّ الشَّقِيَّ كُلَّ الشَّقِيَّ مَنْ أَبْغَضَهُ فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ وَفَاتِي .

امام سجادؑ نے فاطمہ صغریٰؑ سے اور انہوں نے فاطمہ کبریٰؑ سے نقل فرمایا ہے کہ رسول خدا ﷺ نوزی الحجہ کو لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر فخر و مباہات فرمایا ہے اور تم کو عام طریقے سے بخش دیا ہے اور علیؑ کو خاص طور پر بخشا ہے میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اپنی قوم پر عتاب کرنے والا اور اپنے قریبیوں پر عیب

لگانے والا نہیں ہوں اور یہ جبرائیلؑ مجھے خبر دے رہے ہیں کہ حقیقی سعادت مند وہ ہے جو میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد علیؑ سے محبت رکھے اور تحقیق بڑا شقی اور بد بخت شخص وہ ہے جو میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد علیؑ سے دشمنی رکھے۔ (۱)

الحديث الثانی عشر (۱۲)

عَنْ أَبِي عُمَانَ الْهِنْدِيِّ قَالَ : قَالَ لِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَتَعْرِفُ رَأْمَهُرْمَزُ؟
قُلْتُ : نَعَمْ

قَالَ : إِنِّي مِنْ أَهْلِهَا .

قُلْتُ : مَا أَشَدَّ حُبَّكَ لِعَلِيِّ الْكَلْبِيِّ؟

قَالَ : كَيْفَ لَا أُحِبُّهُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
النَّاسُ مِنْ أَشْجَارٍ شَتَّى ، وَأَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةِ شَتَّى .
ابو عثمان نہدی کہتا ہے کہ مجھے سلمان فارسیؓ نے کہا: کیا تو رامہر مز کو پہچانتا ہے؟
میں نے کہا: ہاں!

سلمانؓ نے کہا: میں وہاں کارہنہ والا ہوں۔

میں نے کہا: (سلمانؓ) تجھے علیؑ سے کتنی محبت ہے۔

سلمانؓ نے کہا: میں کیسے اس سے محبت نہ رکھوں جبکہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا

ہے کہ لوگ مختلف شجروں سے پیدا ہوئے ہیں میں اور علیؑ ایک شجر سے پیدا ہوئے ہیں۔ (۱)

الحديث الثالث عشر (۱۳)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ أَطَاعَكَ يَا عَلِيُّ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَ مَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَ مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي .

ابو ذر کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: جو میری اطاعت کرے اس نے خدا کی اطاعت کی اور جو تیری اطاعت کرے اس نے میری اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کرے اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جو تیری نافرمانی کرے اس نے میری نافرمانی کی۔ (۲)

(۱) مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۰۰ تاریخ الخلفاء ص ۶۶

(۲) مناقب شہر آشوب ج ۳ ص ۲۰۳ بحار ج ۸ ص ۲۶۳

الحديث الرابع عشر (۱۴)

عَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَافَقَنَا جَمِيعًا فِي الْجَنَّةِ [۱] مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي، وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .

عمار ابن یاسر کہتے ہیں کہ پیغمبر نے فرمایا: جو علیؑ کی ولایت کے ساتھ مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے تو وہ ہم سب کا جنت میں ساتھی اور رفیق ہوگا، جو علیؑ سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے،

اور جس کے دل میں علیؑ کی محبت ہے گویا اس کے دل میں میری محبت ہے اور جس کے دل میں میری محبت ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے۔ (۱)

(۱) مفتاح الجنان ص ۶۰ کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۰۹

الحديث الخامس عشر (١٥)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ نَاجَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَطَالَ نَجْوَاهُ فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ لِلْآخِرَةِ لَقَدْ أَطَالَ نَجْوَاهُ [فِي] ابْنِ عَمِّهِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا أَنَا نَاجِيَتُهُ وَ لَكِنَّ اللَّهَ نَاجَاهُ.

جابر کہتے ہیں کہ طائف میں پیغمبر اکرم ﷺ نے علیؑ سے کافی دیر تک راز کی باتیں کیں ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ حضور نے اپنے چچا کے بیٹے سے راز کی باتیں کیں ہیں جب یہ خبر رسول خدا ﷺ تک پہنچی تو فرمایا:

میں نے علیؑ سے راز کی باتیں نہیں کیں۔ بلکہ اللہ نے علیؑ سے راز کی باتیں کیں

ہیں۔ (۱)

الحديث السادس عشر (١٦)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَصِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَدْعُوا لِي عَلِيًّا قَالَ : فَدَعِيَ عَلِيٌّ وَهُوَ أَرْمَدُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ فَبَرَأَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ .

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کل میں پرچم اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے۔

(پھر دوسرے دن) فرمایا: علیؑ کو بلاؤ

علیؑ کو بلایا گیا جو آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس حضور ﷺ نے علیؑ کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا۔ علیؑ فوراً صحت یاب ہو گئے پس پیغمبر ﷺ نے علم علیؑ کو دیا، اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے ہاتھ فتح دی۔ (۱)

الحديث السابع عشر (۱۷)

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ الْحَقَّ مَعَ عَلِيٍّ، وَ
لَكِنَّ مَالَتِ الدُّنْيَا بِأَهْلِهَا .

وَلَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : يَا عَلِيُّ ! أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَ
الْحَقُّ بَعْدِي مَعَكَ، لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ وَ
إِنَّا لِنُحِبُّهُ، وَلَكِنَّ الدُّنْيَا تَغُرُّ بِأَهْلِهَا .

ابو موسیٰ اشعری کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علیؑ کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے
چاہنے والوں کو لے گئی۔ تحقیق میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے ”اے علیؑ! تو حق کے ساتھ
ہے اور میرے بعد حق تیرے ساتھ ہے تجھ سے فقط مومن محبت رکھے گا اور تجھ سے دشمنی فقط منافق
رکھے گا“

(پھر ابو موسیٰ اشعری کہتا ہے) ہم علیؑ سے محبت رکھتے ہیں لیکن دنیا اپنے اہل کو دھوکہ

دیتی ہے۔ (۱)

الحديث السابع عشر (۱۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ .
وَفِي السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ ثَلَاثَ مِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ .
وَخَلَقَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ مِائَتِي أَلْفِ مَلَكٍ .
وَخَلَقَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَلَكًا رَأْسَهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَرَجُلَاهُ تَحْتَ الثُّرَى، وَ مَلَائِكَةٌ أُخَرُ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَالِاسْتِغْفَارُ لِمُحِبِّهِ وَشِيعَتِهِ وَمَوَالِيهِ .

ابو ہریرہ راوی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چوتھے آسمان پر چار لاکھ فرشتے پیدا کئے ہیں اور پانچویں آسمان پر تین لاکھ اور چھٹے آسمان پر دو لاکھ فرشتے اور ساتویں آسمان پر ایک فرشتے کو پیدا کیا ہے جس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں تخت الثریٰ کے نیچے ہیں اور کچھ دوسرے ملائکہ ہیں جن کا نہ کھانا ہے نہ پینا سوائے اس کے کہ وہ پیغمبر ﷺ اور امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ پر صلوات بھیجتے ہیں اور علی کے شیعوں اور محبوں اور موالیوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (۱)

الحديث التاسع عشر (١٩)

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
حُبُّ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَسَنَةٌ لَا تَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَبُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لَا
تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ .

معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا کہ علیؑ کی محبت ایسی
نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان نہیں دیتی اور علیؑ کا بغض ایک ایسی برائی ہے کہ
جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔ (۱)

الحديث العشرون (٢٠)

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ : مَا
تَقُولُ يَا حَسَنُ فِي أَبِي تَرَابٍ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟

(۱) فردوس الاخبار مودة القربی ص ۶۴

قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فِي أَيِّ حَالَاتِهِ؟

قَالَ : أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ أَمِنْ أَهْلِ النَّارِ؟

قَالَ : قُلْتُ : مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَأَعْرِفُ أَهْلَهَا وَلَا دَخَلْتُ

النَّارَ فَأَعْرِفُ أَهْلَهَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، لِأَنَّهُ

أَوَّلُ النَّاسِ بِاللَّهِ وَرَسُولُهُ إِيْمَانًا، وَأَبُو الْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ، وَزَوْجِ

فَاطِمَةَ، وَبَلَاؤُهُ فِي الْإِسْلَامِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَصْرِهِ لِرَسُولِ

اللَّهِ، وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ بَيِّنَةٍ .

قَالَ : [وَيُحَكِّ] إِنَّهُ قَتَلَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْجَمَلِ وَ يَوْمَ

صَفِّينَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا فَجَزَاؤُهُ

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾ (۱)

ثُمَّ قَالَ : هُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ .

وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَقَامَ

أَنَسُ مُغْضِبًا، فَقَالَ : يَا حَبَّاجُ الْجَانَّتَيْنِ وَ أَعْضَيْتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنِّي

قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ مَكَثَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَمْ يَطْعَمْ

إِذْ أَنَا جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِطَيْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ عَلَى خُبْزَةٍ بَيْضَاءَ فَخَرَجَ مِنْهَا الدُّخَانُ، فَقَالَ :

يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يَقْرُنُكَ السَّلَامَ، وَهَذِهِ تُحْفَةٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى لِحَالِ جُوعِكَ، فَكُلْهَا . فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ :

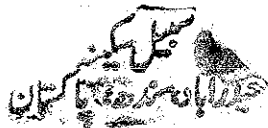
اللَّهُمَّ إِنِّي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مِنْ هَذَا الطَّائِرِ .
 إِذْ أَقْبَلَ عَلَيَّ بَنُ أَبِي طَالِبٍ، فَضَرَبَ الْبَابَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ،
 فَقَالَ لِي : اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .
 فَقُلْتُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَشْغُولٌ عَنْكَ .
 فَجَاءَ ثَانِيًا وَرَسُولُ اللَّهِ يَدْعُو وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي بِأَحَبِّ
 خَلْقِكَ إِلَيْكَ . فَقُلْتُ : رَسُولُ اللَّهِ مَشْغُولٌ عَنْكَ .
 فَجَاءَ ثَالِثًا وَرَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ : جِئْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنْتَ
 تَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ مَشْغُولٌ عَنْكَ وَلَا تَأْذِنُ لِي .
 فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَهُ، فَقَالَ : يَا أُنْسُ مَنْ هَذَا؟
 فَقُلْتُ : هَذَا عَلِيٌّ .

فَقَالَ : أَدْخِلْهُ . فَلَمَّا دَخَلَ نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ :

[اَللّٰهُمَّ] وَاِلَيَّ . حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا .

ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ أَيْنَ كُنْتُ؟ فَأَنَّى قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي ثَلَاثًا أَنْ
يَأْتِيَنِي بِأَحَبِّ خَلْقِهِ إِلَيَّ يَا كُلُّ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّائِرِ .

قَالَ : قَدْ جِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَحَجَبَنِي
أَنْسُ .



قَالَ : يَا أَنْسُ لِمَ حَجَبْتَ عَلِيًّا؟

قَالَ : لَمْ أُحِبَّهُ لِهَوَانِ عَلِيٍّ، وَلَكِنِّي أُحِبُّتُ أَنْ يَكُونَ
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذْهَبَ بِصَوْتِهَا وَشَرَفَهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَنْتَ بِأَوَّلِ رَجُلٍ أُحِبُّ
قَوْمَهُ .

فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ : أَنْتَ رَجُلٌ قَدْ خَرَفْتَ وَذَهَبَ عَقْلُكَ وَ
لَنْ ضَرْبَتِكَ عَلَى مَا سَبَقَ مِنْكَ قَالَ النَّاسُ ضَرْبَ خَادِمِ رَسُولِ
اللَّهِ، وَلَكِنْ أُخْرِجْ عَنِّي، وَإِيَّاكَ أَنْ تُحَدِّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ

[بَعْدِ] يَوْمِكَ هَذَا .

فَقَالَ أَنَسُ : وَاللَّهِ لَأُحْدِثَنَّ مَا دُمْتُ حَيًّا ، وَ مَا كَتَمْتُهُ ،
فَإِنِّي قَدْ شَهِدْتُ وَ رَأَيْتُهُ .

فَقَالَ الْحَجَّاجُ : أَخْرِجُوهُ عَنِّي ، فَإِنَّهُ [شَيْخٌ] قَدْ خَرَفَ .

حسن بصری کہتے ہیں کہ میں حجاج کے پاس گیا تو حجاج نے کہا: اے حسن! تو ابوتراب
علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

میں نے پوچھا: اس کی کوئی حالت کے بارے میں؟

حجاج نے کہا: میری مراد یہ ہے کہ کیا علیؑ اہل جنت میں سے ہیں یا اہل نار میں سے؟

حسن بصری نے جواب دیا: میں ابھی تک جنت میں نہیں گیا تا کہ اہل جنت کو پہچان
سکوں اور نہ جہنم میں گیا ہوں تا کہ اہل جہنم کو پہچان سکوں لیکن

مجھے امید ہے کہ علیؑ اہل جنت میں سے ہیں کیونکہ تمام لوگوں میں وہ سب سے پہلے وہ
اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے والے ہیں اور حسن و حسینؑ کے باپ، فاطمہ زہراؑ کے شوہر
ہیں

اس کی رسول خدا ﷺ کے ساتھ آزمائش اور مصیبتیں برداشت کرنا،

رسول خدا ﷺ کی مدد کرنا،

اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں وہ واضح ہیں۔

حجاج نے کہا: تجھ پر افسوس ہے علیؑ نے جنگ جمل اور صفین میں مسلمانوں کو قتل کیا
حالانکہ خدا فرماتا ہے ”اور جو شخص کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم

ہے کہ جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہے گا اور خدا اس پر غضب نازل کرتا ہے اور اسے اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے اور اس کے لئے اس نے عذاب عظیم مہیا کر رکھا ہے۔“ یعنی جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

پھر حجاج نے کہا: (نعوذ باللہ۔ نقل کفر کفر نباشد خاک بدہن قاتل معاذ اللہ) وہ اہل نار میں سے ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ کا خادم انس بن مالکؓ وہاں بیٹھے تھے پس وہ غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور کہا: اے حجاج! تو نے مجھے مجبور کر دیا اور (حضرت علیؑ کے خلاف بول کر) مجھے غضبناک کیا۔

پھر انسؓ نے کہا: میں گواہ ہوں کہ میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں تھا حضرت نے تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا اتنے میں جبرائیلؑ جنت سے ایک بھنا ہوا پرندہ سفید رنگ کی روٹی پر رکھ کر لے آئے جس سے (تازہ ہونے کی وجہ سے) دھواں نکل رہا تھا۔ پس جبرائیلؑ نے کہا: اے محمد ﷺ! اللہ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی بھوک مٹانے کے لئے ہے پس آپ کھائیں۔

حضور ﷺ نے اس کھانے کی طرف دیکھا پھر سر کو بلند کیا اور فرمایا: خدایا! اپنی مخلوقات میں سے سب سے زیادہ اپنے محبوب بندے کو بھیج دے جو (میرے ساتھ) اس سے کھائے۔

(انسؓ کہتے ہیں:) اچانک علیؑ آئے، دروازہ کھٹکھٹایا، میں علیؑ کی طرف گیا، علیؑ نے کہا: میرے اندر آنے کی پیغمبر سے اجازت لو۔

(انسؓ کہتے ہیں:) میں نے کہا: پیغمبر فارغ نہیں ہیں۔

علیؑ دوسری مرتبہ آئے جبکہ رسول خدا ﷺ دعا مانگ رہے تھے اور کہہ رہے تھے بار
الہا! ایسا شخص بھیج جو تجھے سب سے زیادہ پیارا ہو میں نے علیؑ سے کہا: پیغمبر مشغول ہیں۔

پس علیؑ تیسری مرتبہ آئے اور بلند آواز سے کہا: میں تین مرتبہ آیا ہوں اور تم ہر مرتبہ کہتے
ہو پیغمبر فارغ نہیں، میرے لئے اذن نہیں لیتے۔ حضور اکرم ﷺ نے علیؑ کی آواز سن لی
حضرت ﷺ نے فرمایا: اے انس! یہ کون ہے؟
میں نے کہا: یہ علیؑ ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: علیؑ کو اندر لے آؤ جب علیؑ اندر آئے تو پیغمبرؐ نے علیؑ کی طرف
دیکھا پھر فرمایا میری طرف آؤ (اور یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا)۔

پھر فرمایا: یا علیؑ تم کہاں تھے جبکہ میں نے تین مرتبہ خدا سے دعا مانگی کہ اپنا سب سے
پیارا محبوب میرے پاس بھیج جو میرے ساتھ اس کھانے میں شریک ہو۔

علیؑ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تین مرتبہ آیا لیکن انسؓ نے مجھے روکا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اے انس! تو نے کیوں علیؑ کو روکا؟

میں نے کہا: اس وجہ سے نہیں روکا کہ علیؑ کی شخصیت میرے لئے کم تھی بلکہ میں چاہتا تھا
کہ انصار میں سے کوئی مرد آئے تاکہ یہ سعادت و شرف قیامت تک ہم انصار کے ساتھ رہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: تم پہلے شخص نہیں جو اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔

حجاج نے انسؓ سے کہا: تو خرافات بکتا ہے اور تیری عقل ختم ہو گئی ہے اگر میں تجھے
ماروں اگرچہ تیری گذشتہ خدمات بھی ہیں تو لوگ کہیں گے کہ رسول خدا ﷺ کے خادم کو مارا ہے
لیکن یہاں سے چلا جا اور کسی کو یہ حدیث بیان نہ کرنا۔

انسؓ نے کہا: خدا کی قسم! جب تک زندہ ہوں اس حدیث کو بیان کرتا رہوں گا اور

چھپاؤں گانہیں۔ میں نے خود مشاہدہ کیا ہے اور خود دیکھا ہے۔

حجاج نے کہا: اس کو میری محفل سے نکال دو یہ بوڑھا ہے جو خرافات بکتا ہے۔ (۱)

الحديث الحادى والعشرون (۲۱)

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهَلِيِّ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ :

أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَقَدْ سَأَلْتُ رَبِّي فِيكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي ثَلَاثًا، وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً .

فَقَالَ حَدِيثُهُ بِنُ الْيَمَانِ : وَمَا الثَّلَاثُ؟ وَمَا الْوَاحِدَةُ؟

فَقَالَ : سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُعَاوَنَنِي بِعَلِيِّ عَلَى مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي .

وَ سَأَلْتُهُ أَنْ يَبْرِئَ دِمَّتِي، وَ يَنْجِزَ عِدَّتِي مِنْ بَعْدِي فَأَعْطَانِي .

وَسَأَلْتُهُ أَنْ تَجْتَمِعَ عَلَيْهِ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي، فَأَبَى عَلَيَّ رَبِّي،
فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ وَهُوَ بِهِمْ مُبْتَلَى، وَهُمْ بِهِ مُبْتَلُونَ مَعَ أَنِّي لَا
أُنْقِصُهُ مِمَّا أَدَّخِرُ لَهُ عِنْدِي شَيْئًا.

ابو امام باہلی کہتے ہیں رسول خدا ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! تمہیں خوش خبری ہو کہ
میں نے تمہارے بارے میں خدا سے چار چیزوں کا سوال کیا خدا نے تمہیں تین دی ہیں اور ایک
روک لی۔

حذیفہ ابن یمان نے پوچھا: وہ تین کون سی ہیں (جو قبول ہوئیں) اور ایک چیز (جو
روک لی گئی) کونسی ہے؟

حضور نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے (پہلا) سوال کیا کہ جنت کی چابی اٹھانے
کے لئے میرا علیؑ کے ذریعے تعاون فرما، خدا نے یہ چیز مجھے عطا فرمائی ہے،
فرمایا: (دوسرا) سوال میں نے خدا سے یہ کیا ہے کہ علیؑ میرے بعد میری ذمہ داریاں
پوری کرے اور میرے وعدوں کو پورا کرے خدا نے مجھے عطا،

فرمایا: میں نے (تیسرا) سوال کیا کہ میرے بعد علیؑ پر میری ساری امت جمع ہو جائے
خدا نے اس سے انکار کر دیا اور خدا نے فرمایا: اے محمد ﷺ امت کے لوگوں کے ذریعے میں علیؑ کا
امتحان لوں گا اور علیؑ کے ذریعے میں امت کا امتحان لوں گا ساتھ یہ بھی ہے کہ علیؑ کے لئے جو اجر و
ثواب میں نے ذخیرہ کر رکھا ہے اس سے کم نہ کروں گا۔ (۱)

الحديث الثاني والعشرون (۲۲)

عَنْ أَبِي لَيْلَى الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **الْصَّادِقُونَ ثَلَاثَةٌ.**

حَبِيبُ النَّجَارِ، مُؤْمِنُ آلِ يَسِينَ ﴿۱﴾ قَالَ يَقُومُ اتَّبِعُوا **الْمُرْسَلِينَ ﴿۲﴾** اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿۳﴾

وَحِذْقِيلُ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ ، قَالَ ﴿۴﴾ اتَّقَتُوا رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ ﴿۵﴾ (۲)

وَالثَّالِثُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ .

ابو لیلیٰ انصاری کہتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا صدیق تین ہیں:

پہلا صدیق حبیب نجار، قرآن جس کے بارے میں کہتا ہے کہ حبیب نے کہا: ”قَالَ يَقُومُ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿۲﴾ اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْئَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿۳﴾“ (سورہ

(۱) سورہ یسین ۲۰، ۱۹

(۲) سورہ غافر ۲۸

لیسین... (۲۱، ۲۰) کہا اے میری قوم ان رسولوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے ان کی پیروی کرو حالانکہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

دوسرا صدیق حذقل: مومن آل فرعون جس نے کہا: "اتَّقَتُّوْنَ رَجُلًا اَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ" (سورہ مومن..... ۲۸) کیا تم ایسے مرد قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔
تیسرا صدیق: علیؑ جو ان سب سے افضل ہے۔ (۱)

الحديث الثالث والعشرون (۲۳)

شَرِيكَ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ الْقَاضِي، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْأَعْمَشِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى فَالْتَفَتَ أَبُو حَنِيفَةَ وَكَانَ أَكْبَرُهُمْ وَقَالَ لَهُ:
يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنِّي أَتَيْتُ اللَّهَ فَإِنَّكَ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ،
وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، وَقَدْ كُنْتَ تُحَدِّثُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِأَحَادِيثَ لَوْ أُمْسَكْتَ عَنْهَا لَكَانَ خَيْرًا لَكَ.
قَالَ: فَقَالَ الْأَعْمَشُ: لِمِثْلِي يُقَالُ هَذَا؟ أَسْنِدُونِي

أَسْنِدُونِي .

حَدَّثَنِي أَبُو الْمُتَوَكِّلُ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ،
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ لِي وَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : ادْخُلَا النَّارَ مِنْ أَبْغَضَكُمَا، وَ
ادْخُلَا الْجَنَّةَ مِنْ أَحَبَّكُمَا، وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿الْقِيَا فِي جَهَنَّمَ
كُلَّ كَفَّارٍ عَيْنٍ﴾ (۱)

قَالَ : فَقَامَ أَبُو حَنِيفَةَ وَ قَالَ : قُومُوا، لَا يَجِيءُ بِمَا هُوَ
أَظْمَ مِنْ هَذَا .

قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا جَزْنَا بَابَهُ حَتَّى مَاتَ الْأَعْمَشُ رَحْمَةُ اللَّهِ
عَلَيْهِ .

شریک ابن عبد اللہ نخعی قاجی کہتا ہے کہ ہم اعمش کی بیماری کے وقت اعمش کے پاس
تھے جس بیماری میں وہ فوت ہوئے تو ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلیٰ آئے، ابو حنیفہ ان میں بڑا تھا اس
نے اعمش کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابو محمد! اللہ سے ڈر تو آخرت کے پہلے دن میں اور دنیا کے
آخری دن میں ہے اور تحقیق تو علی کے بارے میں حدیثیں بیان کرتا رہا ہے اگر تو یہ کام چھوڑ دے
تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔

اعمش نے کہا: کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جا رہی ہے مجھے سہارا دو، پھر اعمش اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھے ابوالمتوکل ناجی نے ابوسعید خدری سے نقل کرتے ہوئے بتایا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا جو تم دونوں سے محبت رکھتا ہے اس کو جنت میں داخل کر دو اور جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے اس کو جہنم کی آگ میں داخل کر دو۔ یہی اللہ کا قول ہے: (روز قیامت خدا حکم دے گا) جہنم میں ڈال دو ہر کافر، متکبر اور ہٹ دھرم کو۔“ (سورہ ق ۴۴) یعنی تم دونوں بہت کفر کرنے والے اور عناد رکھنے والے کو جہنم میں داخل کر دو۔

راوی کہتا ہے کہ ابوحنیفہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا چلو اس سے زیادہ عظیم بات نہ ہوگی۔
راوی کہتا ہے کہ ہم ابھی اس کے دروازے سے نکلنے نہ پائے تھے کہ اعمش نے وفات

حلیل سکینہ

پائی۔ (۱)

حیدر آباد لکھنؤ، پتہ نمبر ۸-۵۱

الحديث الرابع والعشرون (۲۴)

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :

بَيْنَا أَنَا وَأَوْصِيءُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ :

أُرِيدُ أَنْ أَعُوذَ فَاطِمَةَ فَقَامَ وَتَوَكَّأَ عَلَيَّ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَالَ

لَهَا : كَيْفَ أَنْتَ بُنِيَّةٌ؟

قَالَتْ : طَالَ سُقْمِي وَاشْتَدَّتْ فَأَقْتِي .

فَقَالَ : أَمَّا تَرْضَيْنَ أَنَّ زَوْجَكَ أَقْدَمُ أُمْتِي سَلْمًا وَ أَحْكَمَهُمْ عِلْمًا .

معقل ابن یسار کہتا ہے کہ میں پیغمبر ﷺ کو وضو کرا رہا تھا حضور ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ فاطمہؑ کی عیادت کروں۔ پس حضرت کھڑے ہوئے اور میرا سہارا لیا اور جب اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! تمہارا حال کیسا ہے؟ (جناب فاطمہؑ) عرض کرتی ہیں کہ میری بیماری طولانی ہو گئی اور فاقہ شدت اختیار کر گیا ہے۔

رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا شوہر اسلام میں میری امت میں سب سے زیادہ مقدّم اور علم میں ساری امت سے زیادہ محکم ہے۔ (۱)

الحديث الخامس والعشرون (۲۵)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ :

عَلِيٌّ طَاعَتُهُ طَاعَتِيْ، وَ مَعْصِيَتُهُ مَعْصِيَتِيْ .

حذیفہ ابن یمان راوی ہیں کہ بنی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیؑ کی اطاعت میری اطاعت

ہے اور علیؑ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ (۱)

الحديث السادس والعشرون (۲۶)

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
قَالَ : : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَسْبُوا عَلِيًّا فَإِنَّهُ مَمْسُوسٌ فِي
ذَاتِ اللَّهِ تَعَالَى .

اسحاق ابن کعب ابن عجرہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: علیؑ کو
ناسرانہ کہو کیونکہ علیؑ ”ممسوس فی ذات اللہ“۔

ممسوس فی ذات اللہ کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رضا اور قرب کے لئے وہ
اذیت اور تکلیف کا سامنا کرتے ہیں۔ یا

پھر یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے خون اور گوشت میں مخلوط ہو چکی ہے۔ (۲)

(۱) فرائد السمطين ج ۱ ص ۱۷۹ غایۃ المرام ص ۲۰۶

(۲) حلیۃ الاولیاء ج ص ۶۸ بحار ج ۳۹ ص ۳۱۳

الحديث السابع والعشرون (٢٧)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ بِرَأْيَتِهِ إِلَى حُصُونِ خَيْبَرَ، فَقَاتَلَ فَرَجَعَ وَلَمْ يَكُنْ فَتَحَ وَقَدْ جَهَدَ، ثُمَّ بَعَثَ عُمَرَ الْغَدَا، فَقَاتَلَ فَرَجَعَ وَلَمْ يَكُنْ فَتَحَ وَقَدْ جَهَدَ .

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدَا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، كَرَارًا لَيْسَ بِقَرَارٍ .

قَالَ سَلَمَةُ : فَدَعَا بِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِهِ، فَقَالَ : هَذِهِ الرَّأْيَةُ إِمُضِ بِهَا حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْكَ . قَالَ سَلَمَةُ : فَخَرَجَ بِهَا وَاللَّهُ يَهْرُولُ هَرُولَةً وَأَنَا خَلْفُهُ أَتْبِعُ أَثَرَهُ حَتَّى رَكَزَ رَأْيَتُهُ فِي رُضْخٍ مِّنَ الْحِجَارَةِ تَحْتَ الْحِصْنِ . وَإِطْلَعَ عَلَيْهِ يَهُودِيٌّ مِّنْ رَّأْسِ الْحِصْنِ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

قَالَ الْيَهُودِيُّ : غَلِبْتُمْ وَمَا أُنْزِلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَوْ كَمَا .
قَالَ : فَمَا رَجَعَ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ .

سلمی ابن اکوع کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ابو بکر کو جھنڈا دے کر خیبر کے قلعوں کی طرف بھیجا۔ پس اس نے جنگ کی اور پلٹ آیا کوشش کے باوجود فتح حاصل نہ کر سکا۔ دوسرے دن عمر کو بھیجا اس نے بھی جنگ کی اور واپس آ گیا باوجود کوشش کے فتح حاصل نہ کر سکا تو بنی کرم، اسلام ﷺ نے فرمایا: میں کل یہ جھنڈا اس کو دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہوگا، اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا، وہ مر مر کر حملہ کرنے والا ہوگا، فرار کرنے والا نہ ہوگا۔

سلمہ کہتا ہے پیغمبر نے علیؑ کو بلایا، علیؑ کی آنکھوں میں تکلیف تھی حضور ﷺ نے آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ پھر فرمایا: یہ جھنڈا اٹھ جاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر فتح دے۔ سلمہ کہتے ہیں: علیؑ پر چم لے کر نکلے، علیؑ تیزی کے ساتھ چل رہے تھے، میں علیؑ کے پیچھے پیچھے تھا حتیٰ کہ حضرت نے علم کو قلعہ کے نیچے پتھروں میں گاڑ دیا۔

قلعہ کے اوپر سے یہودی نے سر نکال کر کہا: تو کون ہے؟

حضرت نے فرمایا: میں علی ابن ابی طالب ہوں۔

تو یہودی نے کہا: جو کچھ موسیٰ علیہ السلام اور تم پر نازل ہوا، اُس کی قسم تم غالب آ گئے۔

سلمہ کہتے ہیں: علیؑ اس وقت تک نہ پلٹے جب تک خدا نے ان کے ہاتھ پر فتح نہ دے

دی۔ (۱)

الحديث الثامن و العشرون (۲۸)

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ
الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ وَ أَنَا أَسْمَعُ : يَا أَبَا بَرْزَةَ إِنَّ رَبَّ الْعَالَمِينَ عَهْدَ
إِلَى فِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِهَذَا فَقَالَ :

عَلَى رَايَةَ الْهُدَى، وَمَنَارُ الْإِيمَانِ، وَإِمَامُ أَوْلِيَائِي، وَنُورُ
جَمِيعٍ مِّنْ أَطْبَاعِنِي .

يَا أَبَا بَرْزَةَ! عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَعِيَ عَدَا فِي الْقِيَامَةِ عَلَى
حَوْضِي، وَصَاحِبُ لَوَائِي وَ يُعِينُنِي عَدَا فِي الْقِيَامَةِ عَلَى مَفَاتِيحِ
خَزَائِنِ جَنَّةِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ .

انس بن مالک کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے مجھے ابو بزرہ اسلمی کے پاس بھیجا،
پیغمبر ﷺ نے اسے فرمایا؛ جبکہ میں سن رہا تھا: اے ابو بزرہ! خدا نے علیؑ کے بارے میں مجھے یہ
وصیت کی ہے کہ علیؑ ہدایت کا پرچم ایمان کا مینار، اللہ کے اولیاء کا امام اور خدا کی اطاعت کرنے
والے تمام لوگوں کا نور ہے

اے ابو بزرہ! کل قیامت کو علیؑ میرے حوض پر میرے ساتھ ہوگا، میرا جھنڈا اٹھانے والا

ہوگا اور کل قیامت کے دن میرے رب کی جنت کے خزانوں کی چابیاں اٹھانے میں میرا معاون ہوگا۔ (۱)

الحديث التاسع والعشرون (۲۹)

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

لَيْلَةَ أُسْرِى بِي إِلَى السَّمَاءِ نَاجَيْتُ رَبِّى عَزَّوَجَلَّ، فَأَوْحَى إِلَيَّ، أَوْ أَمَرَنِي شَكَّ جَعْفَرُ فِي عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَوَلِى الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ .

عبداللہ ابن اسعد ابن زرارہ نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ سید المرسلین ﷺ نے فرمایا: جس رات خدا نے مجھے معراج کرائی، میں نے خدا سے بات کی، خدا نے مجھے علی کے بارے میں فرمایا: تحقیق علی تمام مسلمانوں کا سید و سردار ہے، متقین کا ولی ہے، سفید چہرے والوں کا قائد ہے۔ (۲)

(۱) حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۶۶. تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۹۸

(۲) مناقب ابن مغازلی ص ۱۰۵. ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۷۷

الحديث الثلاثون (۳۰)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَ الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا : أَتَيْنَا أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا :

يَا أَبَا أَيُّوبَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَكْرَمَكَ بِنَبِيِّهِ إِذْ أَوْحَى إِلَى رَاحِلَتِهِ فَنَزَلَتْ عَلَى بَابِكَ، وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَيْفًا لَكَ، فَضِيْلَةٌ مِنَ اللَّهِ فَضْلَكَ بِهَا فَأَخْبِرْنَا عَنْ مَوَدَّتِكَ لَعَلِّي بِنَ أَبِي طَالِبٍ؟

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ : فَأَنْتِي أَقْسَمُ لَكُمْ بِالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعِيَ فِي هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَنْتَمَا فِيهِ وَ مَا فِي الْبَيْتِ غَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ، وَ عَلَيَّ جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ، وَ أَنَا جَالِسٌ عَنْ يَسَارِهِ، وَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ تَحَرَّكَ الْبَابُ .

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا أَنَسُ أَنْظِرْ مَنْ فِي الْبَابِ .

فَخَرَجَ أَنَسٌ فَانْظَرَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا عَمَّارٌ .

قَالَ افْتَحِ الْبَابَ لِعَمَّارِ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ .

فَفَتَحَ أَنَسُ الْبَابَ فَدَخَلَ عَمَّارٌ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَرَحَّبَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ :

يَا عَمَّارُ! إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ حَتَّى

يَخْتَلِفُ السَّيْفُ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ حَتَّى يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ حَتَّى

يَبْرَأَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ . فَإِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الْأَصْلَعِ عَنْ

يَمِينِي، يَعْنِي عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَإِنَّ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا [وَ

سَلَكَ عَلِيٌّ، وَادِيًا] فَاسْلُكْ وَادِيَّ عَلِيٍّ وَ خَلَّ عَنِ النَّاسِ .

يَا عَمَّارُ! إِنْ عَلِيًّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدًى، وَ لَا يَدُلُّكَ عَلَى

رَدًى .

يَا عَمَّارُ طَاعَةٌ عَلِيٍّ طَاعَتِي، وَ طَاعَتِي طَاعَةُ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ .

عالمہ ابن قیس اور اسود ابن یزید کہتے ہیں کہ ہم ابو ایوب انصاری کے پاس آئے اور کہا

کہ اے ابو ایوبؓ خدا نے تجھے یہ عزت عطا فرمائی ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کی سواری کو حکم دیا کہ

وہ تیرے دروازے پر بیٹھے اور حضور ﷺ تمہارے مہمان تھے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضیلت

ہے جس سے خدا نے تجھے نوازا ہے پس آپ علیؑ کی مودت جو آپ کے دل میں ہے اس کی ہمیں

الحديث الثلاثون (۳۰)

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا : أَتَيْنَا أَبَا
أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا :

يَا أَبَا أَيُّوبَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَكْرَمَكَ بِنَبِيِّهِ إِذْ أَوْحَى إِلَى
رَاحِلَتِهِ فَنَزَلَتْ عَلَى بَابِكَ، وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَيْفًا لَكَ،
فَضِيلَةٌ مِنَ اللَّهِ فَضْلَكَ بِهَا فَأَخْبِرْنَا عَنْ مَوَدَّتِكَ لَعَلِّي بِنَ أَبِي
طَالِبٍ؟

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ : فَأَنِّي أَقْسَمُ لَكُمْ بِالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَقَدْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعِيَ فِي هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي أَنْتَمَا فِيهِ وَمَا فِي
الْبَيْتِ غَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ، وَ عَلَيٌّ جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ، وَ أَنَا جَالِسٌ عَنْ
يَسَارِهِ، وَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ تَحَرَّكَ الْبَابُ .

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا أَنَسُ انْظُرْ مَنْ فِي الْبَابِ .

فَخَرَجَ أَنَسُ فَانْظَرَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا عَمَارٌ .

قَالَ افْتَحِ الْبَابَ لِعِمَّارِ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ .

فَفَتَحَ أَنَسُ الْبَابَ فَدَخَلَ عِمَّارٌ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَرَحَّبَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ :

يَا عَمَّارُ! إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ حَتَّى

يَخْتَلِفُ السَّيْفُ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ حَتَّى يَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَ حَتَّى

يَبْرَأَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ . فَإِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الْأَصْلَعِ عَنْ

يَمِينِي، يَعْنِي عَلَى بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَإِنَّ سَلَكَ النَّاسِ وَادِيًا [وَ

سَلَكَ عَلِيٍّ، وَادِيًا] فَاسْلُكْ وَادِيَّ عَلِيٍّ وَخَلَّ عَنِ النَّاسِ .

يَا عَمَّارُ! إِنَّ عَلِيًّا لَا يَرُدُّكَ عَنْ هُدًى، وَلَا يَدُلُّكَ عَلَى

رَدًى .

يَا عَمَّارُ طَاعَةُ عَلِيٍّ طَاعَتِي، وَ طَاعَتِي طَاعَةُ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ .

عالمقہ ابن قیس اور اسود ابن یزید کہتے ہیں کہ ہم ابوالیوب انصاری کے پاس آئے اور کہا

کہ اے ابوالیوبؑ خدا نے تجھے یہ عزت عطا فرمائی ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کی سواری کو حکم دیا کہ

وہ تیرے دروازے پر بیٹھے اور حضور ﷺ تمہارے مہمان تھے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضیلت

ہے جس سے خدا نے تجھے نوازا ہے پس آپ علیؑ کی موڈت جو آپ کے دل میں ہے اس کی ہمیں

خبر دیں۔

ابو ایوبؓ نے کہا: میں تمہارے سامنے اس کی قسم کھاتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ رسول خدا ﷺ میرے ساتھ اس کمرہ میں تھے جہاں اب تم ہو حجرہ میں پیغمبر اکرم ﷺ تھے علیؑ حضور ﷺ کے دائیں بیٹھے تھے اور میں بائیں بیٹھا تھا اور انس بن مالکؓ سامنے کھڑا تھا کہ اچانک دروازے میں حرکت ہوئی، حضرت نے فرمایا: انسؓ دیکھ دروازے پر کون ہے؟

انسؓ باہر نکلے دیکھ کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ عمارؓ ہے۔

فرمایا: پاک و پاکیزہ عمارؓ کے لئے دروازہ کھولو۔

اس نے دروازہ کھولا، عمارؓ داخل ہوئے، پیغمبر ﷺ پر سلام کیا، پیغمبر ﷺ نے اس کو خوش آمدید کہا، پھر فرمایا: اے عمارؓ میرے بعد عنقریب میری امت میں شدا آمد اور بڑے عظیم امور ہوں گے، حتیٰ کہ تلواریں چلیں گی، یہاں تک کہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے جب تم ان حالات کو دیکھو تو میرے دائیں طرف بیٹھے ہوئے کا دامن پکڑے رہنا یعنی علی ابن ابی طالبؓ۔

اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور علیؑ دوسری وادی میں چلیں تو تم اسی وادی میں چلنا جس میں علیؑ ہوں اور باقی تمام لوگوں کو چھوڑ دینا۔

اے عمارؓ! علیؑ تمہیں ہدایت سے نہیں ہٹائے گا اور ہلاکت کی راہ نہیں دکھائے گا۔

اے عمارؓ! علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت

ہے۔ (۱)

(۱) مناقب مرتضویہ ص ۲۰۲ ینا بیع المودة ۲۵۰

الحديث الحادى والثلاثون (٣١)

عَنْ ثَوْبَانَ : شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
وَقَدْ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جِبْرِيلُ ﷺ :

يَا مُحَمَّدُ ﷺ هَذَا عَلِيٌّ قَدْ جَاءَ

الْهُدَى، وَ قَائِدَ الْبِرَّةِ وَ قَاتِلَ الْفَجْرِ
وَالْتَّوْحِيدِ، النَّافِي عَنِ اللَّهِ الْجَوْرَ .

يَا مُحَمَّدُ ﷺ ! إِنَّ مَلَائِكَةَ عَلِيٍّ يَفْتَخِرُونَ عَلَى سَائِرِ
الْمَلَائِكَةِ، لِأَنَّهُمْ مَا كَتَبُوا عَلَى عَلِيٍّ كَذِبًا، وَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ
عَلَى عَلِيٍّ [فَأَخْبَرَهُ] بِمَقَالَةِ جِبْرِيلِ .

فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبُنِي فَأَنَا عَبْدُهُ، وَإِنْ شَاءَ
أَنْ يَرْحَمَنِي فَبِتَفَضُّلٍ مِنْهُ عَلَيَّ .

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قَالَ لِي جِبْرِيلُ ﷺ : لَقَدْ آتَى رَبَّنَا
الرَّحْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ عَلِيًّا بِالنَّارِ، وَلَا شِيعَتَهُ، وَلَا

أَحِبَّاءَهُ أَبَدًا .

قَالَ أَبُو رَيْبَعَةَ : مَعْنَى آلِي رَبَّنَا : حَلَفَ ، وَأَوْجَبَ .

ثوبان کہتے ہیں میں نے علیؑ کو دیکھا کہ پیغمبر کی طرف آرہے تھے جبرائیلؑ، حضور اکرم ﷺ کے دائیں طرف کھڑے تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا: یا محمد ﷺ! یہ جو علیؑ آرام سے چلتے ہوئے آرہے ہیں یہ؛

ہدایت کے امام،

نیک لوگوں کے قائد،

فاجروں کے قتل کرنے والے،

اللہ کی توحید و عدل کے ساتھ کلام کرنے والے

اور خدا سے ظلم و جور کی نفی کرنے والے ہیں۔

اے محمد ﷺ! علیؑ کے اعمال لکھنے والے فرشتے باقی فرشتوں پر فخر کرتے ہیں کیونکہ

کبھی انہوں نے علیؑ کا جھوٹ نہیں لکھا۔

رسالت مآب ﷺ علیؑ کی طرف بڑھے اور جبرائیلؑ کی گفتگو کی علیؑ کو خبر دی۔

علیؑ نے فرمایا: اگر خدا مجھے عذاب دینا چاہے تو میں اس کا بندہ ہوں اور اگر رحم کرنا

چاہے تو یہ اس کی طرف سے مجھ پر فضل ہوگا۔

بنی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیلؑ نے مجھے کہا ہے: ہمارے رب رحمن نے قسم کھائی

ہے اور اپنے اوپر واجب قرار دیا ہے کہ وہ علیؑ، اس کے شیعوں کو اور مجھوں کو آگ میں نہیں ڈالے

گا۔

الحديث الثانى والثلاثون (۳۲)

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حِثَّةٍ
قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام :

يَا عَلِيُّ! مَا كُنْتُ أَبَالِي مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي وَهُوَ يُبْغِضُكَ،
مَاتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا .

قَالَ : مُحَمَّدُ الْحَارِثُ، قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : قُلْتُ لِبَهْزِ بْنِ
حَكِيمٍ : بِاللَّهِ أَبُوكَ حَدَّثَكَ عَنْ جَدِّكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا
الْحَدِيثِ؟

قَالَ : نَعَمْ، وَإِلَّا فَسَمَرَ اللَّهُ أُذُنِيهِ بِمِسْمَارٍ مِنْ نَارٍ .
معاویہ ابن جبیدہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: علی! مجھے کوئی پرواہ نہیں
اس شخص کی جو میری امت میں سے تم سے دشمنی رکھے، وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر
مرے۔

محمد ابن حارث کہتا ہے: یزید ابن ذریع نے کہا کہ میں نے بہزاد بن حکیم سے پوچھا:
تجھے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تیرے باپ نے تیرے دادا کی طرف سے یہ حدیث پیغمبر

اکرم ﷺ سے نقل کی ہے؟

اس نے کہا: اگر یہ حدیث پیغمبر اکرم ﷺ سے نہ ہو تو خدا میرے دادا کے کانوں میں
آگ کی سیخ گزارے۔ (۱)

الحديث الثالث والثلاثون (۳۳)

عَنْ أَبِي لَيْلَى الْغِفَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : سَتَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِتْنَةٌ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَالْزَمُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرَانِي، وَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ الصَّدِيقُ الْأَكْبَرُ، وَهُوَ فَارُوقُ هَذِهِ الْأَمَّةِ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهُوَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الْمُنَافِقِينَ .

ابو لیلیٰ غفاری نقل کرتے ہیں میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:
عنقریب میری امت میں ایک فتنہ کھڑا ہوگا جب ایسی حالت ہو تو علیؑ کا دامن نہ چھوڑنا
کیونکہ

قیامت میں سب سے پہلے مجھے دیکھنے والا اور مجھ سے مصافحہ کرنے والا علیؑ ہوگا۔
علیؑ صدیق اکبر ہے،

اس امت کا فاروق ہے، جو حق و باطل کے درمیان جدائی ڈالتا ہے،
علیؑ مومنوں کا سردار اور بادشاہ ہے، مال و دولت منافقوں کا بادشاہ ہے۔ (۱)

الحديث الرابع والثلاثون (۳۴)

عَنْ أَبِي الْحَمَرَاءِ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
لَمَّا أُسْرِى بِي إِلَى السَّمَاءِ نَظَرْتُ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ، فَإِذَا عَلَيْهِ
مَكْتُوبٌ :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، أَيْدَتُهُ بِعَلِيٍّ، وَ نَصَرْتُهُ

۴۰

ابو الحمراء کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو
میں نے عرش کے ستون پر لکھا ہوا دیکھا: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، میں
نے علیؑ کے ذریعے پیغمبر کی تائید کی ہے اور علیؑ کے ذریعے پیغمبر کی مدد کی ہے۔ (۲)

(۱) مناقب شہر آشوب ج ۳ ص ۹۱ ارج المطالب ص ۲۳

(۲) مناقب ابن مغازلی ص ۳۹ احقاق الحق ج ۶ ص ۱۳۹

الحديث الخامس والثلاثون (۳۵)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ : رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ :

يَا عَلِيُّ! قُلْ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ عَهْدًا وَفِيْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَوَدَّةً، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴾ (۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الحديث الخامس والثلاثون

براء ابن عازب کا بیان ہے: پیغمبر اکرم ﷺ نے علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! کہئے: اے اللہ! میرے لئے عہد قرار دے،

اور مومنوں کے دلوں میں میری محبت قرار دے۔

راوی کہتا ہے: خدا نے اسی وقت یہ آیت مجیدہ نازل فرمائی ”اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا“ (سورہ مریم..... ۹۶) یعنی وہ لوگ جو ایمان

لائے اور عمل صالح انجام دیا عنقریب خدا ان کی مودت دلوں میں قرار دے گا۔ (۲)

(۱) سورہ مریم..... ۹۶

(۲) عمدۃ البیان ۱۵، تفسیر فرات کوفی ص ۸۸

الحديث الثامن والثلاثون (۳۸)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :
قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضُرِبَتْ لِي قُبَّةٌ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ مِنْ
دُرَّةٍ بِيضَاءَ

وَ ضُرِبَتْ عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءَ
لِإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ

وَ ضُرِبَتْ بَيْنَهُمَا قُبَّةٌ مِنْ دُرَّةٍ خَضْرَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
فَمَا ظَنُّكَ بِحَبِيبِ بَيْنَ حَبِيبَيْنِ؟

سہل ابن ابی خثیمہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:
”جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے دائیں طرف میرے لئے موتیوں سے بنا ہوا قبہ

لگایا جائے گا،

عرش کی بائیں جانب سرخ یاقوت سے بنا ہوا قبہ حضرت ابراہیم کے لئے لگایا جائے

گا،

ان دونوں کے درمیان سبز موتیوں والا قبہ علیؑ کے لئے لگایا جائے گا،

پس تیرا اس حبیب کے بارے میں کیا خیال جو دو حبیبوں کے درمیان ہو۔ (۱)

الحديث التاسع والثلاثون (۳۹)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ
قَالَ:

فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخِيَتْ
بَيْنَ أَصْحَابِكَ - أَوْ قَالَ أَصْحَابِي - وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ .
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے صحابہ میں بھائی چارہ قائم فرمایا؛ علی
روتے ہوئے آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اپنے صحابیوں کے درمیان بھائی
چارہ قائم فرمایا یا یوں عرض کی کہ آپ نے میرے ساتھیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن
آپ نے مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا؟

حضور ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ (۲)

(۱) امالی طوسی ج ۲ ص ۱۰۶ ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۱۱

(۲) ترمذی ج ۵ ص ۶۳۶ طرائف ج ۱ ص ۶۳

الحديث الرابعون (۴۰)

عَنْ أَبِي ثَابِتٍ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلَى السَّيِّئَةِ مَعَ
الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَهُ، لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ.

ابو ثابت ابو ذر کا غلام کہتا ہے میں نے ام سلمہ سے سنا جو فرماتی ہیں: پیغمبر اکرم ﷺ
سے بارہا میں نے سنا کہ فرماتے تھے:

”علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ۔ یہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہونے
تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔“ (۱)

مناقب حضرت علیؑ کی دلچسپ حکایات

پہلی حکایت

عبدالواحد ابن زید کہتے ہیں کہ میں حج کے لیے گیا تھا میں طواف میں تھا کہ دولڑکیوں کو دیکھا جو رکن یمانی کے پاس کھڑی ہیں ایک اپنی بہن سے کہہ رہی تھی:

اس کے حق کی قسم جو پیغمبر کی وصیت کے لئے منتخب ہے،

برابر فیصلہ کرنے والا ہے اور فیصلے میں عدالت کرنے والا ہے،

جس کی بنیاد عالی ہے،

جس کی نیت صحیح ہے،

فاطمہ مرضیہؑ کا شوہر ہے بات اس طرح نہیں تھی۔

عبدالواحد کہتا ہے: میں سن رہا تھا، میں نے پوچھا: اے دو شیزہ یہ صفات کس کی ہیں؟

کہنے لگی: قسم خدا کی! وہ تمام نشانیوں کا نشان ہے، باب الاحکام ہے، قسیم الجنة والنار ہے، کفار و فجار کا قاتل ہے، امت میں ربانی ہے، ائمہ کا رئیس ہے، وہ امیر المؤمنین، امام المسلمین غالب شیر ہے، ابوالحسن علی ابن ابی طالب ہے۔

میں نے پوچھا: تو علیؑ کو کیونکر پہچانتی ہے؟

اس نے کہا: میں اس کو کیسے نہ پہچانوں جبکہ میرا باپ اس کے سامنے جنگ صفین میں

قتل ہوا۔

ایک دن حضرت علیؑ میری ماں کے پاس آئے اور کہا: اے یتیموں کی ماں تمہارا کیا

حال ہے؟

میری ماں نے کہا: میں خیریت سے ہوں یا امیر المومنین۔

پھر میری ماں مجھے اور میری بہن کو مولا علیؑ کے سامنے لائی مجھے چچک کی بیماری تھی جس کی وجہ سے خدا کی قسم میری بصارت چلی گئی تھی۔ جب حضرتؑ نے میری طرف دیکھا تو ایک آہ بھری پھر یہ اشعار کہے:

ما إن تأوھت من شیء رزیت بہ

کما تأوھت للأطفال فی الصغر

قد مات والدھم من کان یکفلھم

فی النائبات و فی الأسفار و الحضر

ترجمہ:

میں نے کبھی کسی مصیبت پر کبھی اس طرح آہ نہیں بھری جس طرح ان چھوٹے بچوں کے لئے آہ بھری ہے جن کی کفالت کرنے والا باپ فوت ہو گیا جو ان کی ہر مصیبت میں، سفر و حضر میں کفالت کرتا تھا۔

پھر حضرتؑ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اُسی وقت فوراً میری بصارت لوٹ آئی۔ اے میرے بھائی کے بیٹے! اب میں اندھیری رات میں بھاگنے والے اونٹ کو دیکھ سکتی ہوں۔ یہ سب کچھ امیر المومنینؑ کی برکت سے ہوا۔ (نہ صرف یہ کہ میری بصارت واپس لوٹائی بلکہ) پھر حضرتؑ نے بیت المال سے کچھ مال دیا اور ہمارے دلوں کو خوش کیا اور واپس چلے گئے۔

عبدالواحد کہتا ہے کہ میں نے جب یہ سنا تو میں نے اپنے اخراجات میں سے ایک دینا راٹھا کر اس کو دیا اور کہا کہ اے بچی یہ لے لو مشکل وقت میں اس سے مدد لینا۔
اس بچی نے کہا کہ اے مرد خدا! ہم سے دور ہو جا ہم پر بہترین ماسلف نے بہترین شخص کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ خدا کی قسم! ہم آج ابو محمد حسن ابن علیؑ کے عیال میں ہیں۔
پس وہ لڑکی واپس پلٹی اور یہ شعر پڑھنے لگی:

مانیط حبّ علیّ فی خناق فتی
الّا له شهدت بالنعمة النعم
و لا له قدم زلّ الزمان به
إلا له أثبت من بعدها قدم
ما سرّنی أن أکن من غیر شیعتہ
لو أن لی ما حوته العرب والعجم

ترجمہ:

کسی جوان مرد کے گلے میں علیؑ کی محبت کا پھندا نہیں ڈالا گیا مگر یہ کہ تمام نعمتیں اس کی گواہی دیتی ہیں اور اس کا زمانے نے ایک قدم نہیں پھسلایا مگر یہ کہ اس کا دوسرا قدم ثابت رہا اگر عرب و عجم کی تمام نعمتیں اور دولت میرے پاس ہوں لیکن اگر میں علیؑ کی شیعہ نہ ہوں تو یہ ساری دولت مجھے خوش نہیں کر سکتی۔ (۱)

دوسری حکایت

اعمش کہتے ہیں کہ بیت اللہ الحرام کے حج پر گیا ہوا تھا میں ایک منزل پر اترتا تو میں نے اچانک ایک عورت کو دیکھا جو ناینا تھی اور کہہ رہی تھی: اے وہ ذات! جس نے علیؑ پر سورج کو غائب ہونے کے بعد سفید اور صاف حالت میں پلٹایا! میری بصارت کو پلٹا دے۔

اعمش کہتے ہیں: اس عورت کی بات مجھ کو اچھی لگی، میں نے دو دینار نکالے اور اس عورت کو دیئے اس نے ان کو ہاتھ سے چھوا اور پھر میری طرف پھینک دیئے اور کہنے لگی: اے مرد خدا! تو نے مجھے غریب اور فقیر سمجھ کر حقیر سمجھا افسوس ہے تم پر۔ جو آل محمدؑ کی ولایت رکھتا ہو وہ حقیر نہیں ہوتا۔

اعمش کہتے ہیں: میں حج پر چلا گیا، حج ادا کیا، جب میں اپنے گھر کی طرف واپس آ رہا تھا تو مجھے سب سے زیادہ فکر اس عورت کی تھی جب میں اس جگہ پہنچا تو دیکھا کہ اس عورت کی دونوں آنکھیں صحیح ہیں اور دیکھ رہی ہے تو میں نے اس سے پوچھا: علیؑ کی محبت نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟

کہنے لگی: اے مرد خدا! میں چھ راتوں تک خدا کو قسم دیتی رہی (دعا مانگتی رہی) جب ساتویں رات ہوئی جو جمعہ کی رات تھی خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا: اے خاتون! تو علیؑ سے محبت رکھتی ہے؟

میں نے کہا: ہاں!

اس نے مجھ سے کہا: اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھو اور (جب میں نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تو اس نے یوں دعا کی اور) کہا: اے اللہ! اگر یہ عورت سچے دل سے علیؑ سے محبت رکھتی ہے تو اس کی آنکھیں پلٹا دے۔

پھر اس نے مجھ سے کہا: اپنا ہاتھ آنکھوں سے ہٹالے۔
میں نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو میں خواب کی حالت میں اس مرد کے سامنے کھڑی تھی میں نے پوچھا تو کون ہے کہ خدا نے تیرے ذریعے سے مجھ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔
اس نے جواب میں کہا: میں خضر ہوں اور مجھ سے کہا کہ علیؑ سے محبت رکھ کیونکہ علیؑ کی محبت تجھے دنیا میں آفات سے بچائے گی اور آخرت میں آگ سے۔ (۱)

تیسری حکایت

حبیب ابن ابی ثابت کا بیان ہے جب معاویہ کی بیعت ہوئی تو اس نے خطبہ دیا اور علیؑ اور امام حسنؑ کے بارے میں بھی نام لیا کہا: امام حسینؑ اٹھئے تاکہ معاویہ کو روکیں۔ امام حسنؑ نے ہاتھ پکڑ کر ان کو بٹھا دیا، پھر امام حسنؑ خود اٹھے اور کہا:
اے علیؑ کا تذکرہ کرنے والے میں حسنؑ ہوں اور میرا باپ علیؑ ہے۔

تو معاویہ ہے اور تیرا باپ صخر ہے،

میری ماں فاطمہؑ ہے اور تیری ماں ہند ہے،

میرا نانا رسول اللہ ﷺ اور تیرا نانا حرب ہے،

میری نانی خدیجہؓ اور تیری نانی قتیلہؓ ہے،
 پس خدا لعنت کرے اس پر جس کا ذکر پوشیدہ ہو،
 جس کا حسب و نسب لائق ملامت ہو،
 جو قدیم الایام سے برا شخص ہو،
 جو کفر و نفاق کے لحاظ سے قدیمی ہو یعنی سابقہ حالت کفر پر ہو اور منافقت پر ہو۔
 مسجد میں بیٹھنے والوں کے کچھ گروہ نے حضرت امام حسنؑ کی اس بددعا پر آمین کہی۔
 ابن معین نے کہا: میں کہتا ہوں آمین
 ابن عبدالصمد نے کہا: میں کہتا ہوں آمین
 قاضی نے ہمیں کہا: میں کہتا ہوں آمین تم بھی کہو آمین
 محمد ابن عبداللہ الحافظ نے کہا: میں کہتا ہوں آمین
 سید اور حیری نے کہا: ہم کہتے ہیں آمین آمین آمین
 شیخ المفید عبدالرحمان نے کہا: میں کہتا ہوں آمین آمین
 فرشتے کہتے ہیں: آمین
 سید الصفی کہتا ہے: میں کہتا ہوں آمین اللہم آمین
 ابن بابویہ کہتے ہیں: میں کہتا ہوں آمین ثم آمین ثم آمین وانا
 اقول آمین ثم آمین (ان سب راویوں نے آمین کہی) (۱)

چوتھی حکایت

علی ابن محمد کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاسود دؤلی کی بیٹی کو دیکھا جس کے آگے سفید بھور اور گھی کا حلوا رکھا تھا۔ بچی نے کہا: بابا مجھے کھلائیے،

اس (ابوالاسود دؤلی) نے کہا: منہ کھولو اور اس کے منہ میں ایک بادام کے برابر حلوا رکھا، پھر بیٹی نے کہا: بابا آپ کو بھور کھانی چاہئے کیونکہ وہ زیادہ فائدہ مند اور سیر کرنے والی ہے۔

ابوالاسود دؤلی نے کہا: یہ طعام معاویہ نے علیؑ کی محبت سے ہٹانے اور دھوکہ دینے کے لئے بھیجا ہے۔

وہ بچی کہنے لگی: خدا اس کا برا کرے کیا وہ زعفران میں ملی ہوئی شہد کے ذریعہ سید مطہر کے بارے میں دھوکہ دینا چاہتا ہے بربادی ہو اس کے بھیجنے والے اور کھانے والے کے لئے پھر اس لڑکی نے اپنے حلق میں انگلی ماری اور جو کھایا تھا اسے قے کر کے نکال دیا اور روتے ہوئے یہ اشعار کہے:

أبا لشهد المزعفر يا ابن هند

نبيع إليك إسلاماً و ديناً

فلا والله ليس بكون هذا

و مولانا أمير المومنيناً

اے ہند کے بیٹے کیا زعفران والی شہد کے ذریعے ہم
تیرے پاس اپنا اسلام دین بچا دیں گے خدا کی قسم ایسا
نہیں ہوگا ہمارا مولا امیر المومنین ہے۔ (۱)

پانچویں حکایت

روحی ابن حماد الخارقی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: مجھے بتائیے
آیت ”سأل سائل“ (۲) کس کے بارے میں نازل ہوئی؟
سفیان نے کہا: تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی
میں نے اس آیت کے بارے میں امام جعفر صادقؑ سے پوچھا تو امام نے مجھ سے فرمایا کہ تو
نے ایسی بات پوچھی ہے جو پہلے کسی نے نہیں پوچھی اور فرمایا میرے باپ نے اپنے آباء طاہرین
سے نقل کرتے ہوئے بتایا جب پیغمبر حجۃ الوداع کے بعد غدیر خم پر اترے، لوگوں کو ندا دی، لوگ
جمع ہوئے، پھر فرمایا: لوگو! کیا میں نے رسالت تم تک نہیں پہنچائی؟
سب نے کہا: یقیناً پہنچائی ہے۔

پھر فرمایا: کیا میں نے تمہیں نصیحت نہیں کی؟

سب نے کہا: ہاں! یقیناً کی ہے

(۱) سفینۃ البحار ج ۱ ص ۲۶۹

(۲) سورہ معارج..... ۱

پھر حضرت نے علیؑ کے بازو کو پکڑا اور اتنا بلند کیا کہ دونوں کے بازوؤں کی سفیدی نظر آنے لگی

پھر فرمایا: لوگو!

جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔

خدایا! اس سے محبت کر جو علیؑ سے محبت کرے

اور اس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: یہ خبر پھیل گئی جب یہ خبر حارث بن نعمان فہری تک پہنچی تو وہ اپنی ناقہ پہ سوار ہو کر وادی میں پہنچا، اپنی ناقہ کو بٹھایا، اتر کر اس کو باندھ دیا، حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا، حضرت اپنے اصحاب کے درمیان تھے

وہ (حارث بن نعمان فہری) کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نے ہمیں لا الہ الا اللہ کی گواہی کا حکم دیا ہے ہم نے گواہی دی، پھر ہمیں حکم دیا کہ گواہی دیں میں اللہ کا رسول ہوں ہم نے گواہی دی، پھر پانچ نمازوں کا حکم دیا ہم نے پڑھیں، پھر ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دیا ہم نے روزے رکھے، پھر ہمیں زکوٰۃ کا حکم دیا ہم نے ادا کی، پھر حج کا حکم دیا ہم نے انجام دیا، پھر تم اس پر بھی راضی نہ ہوئے اور اپنے چچا زاد کو ہم پر حاکم بنا دیا اور تم نے کہا ”من کنت مولا فہذا علی مولاہ“ کیا یہ تمہاری طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟

حضرت نے فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

راوی کہتا ہے کہ حارث بن نعمان غصہ کی حالت میں کھڑا ہوا اور یہ کہتا ہوا روانہ ہوا

”بارالہا! جو کچھ محمدؐ نے کہا ہے اگر حق ہے تو مجھے فوراً عذاب نازل فرما“

پھر وادی کی طرف آیا، اپنی ناقہ کی مہار کو کھولا اور اس پر سوار ہوا جب وادی کے درمیان پہنچا تو خدا نے ایک پتھر پھینکا جو اس کے دماغ کے درمیان میں لگا اور پاخانے کے مقام سے نکل گیا پس مردہ حالت میں گرا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی ”سَالِ سَائِلٌ.....“ یعنی سوال کرنے والے نے سوال کیا ایسے عذاب کا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے جس کو کوئی نہیں روک سکتا۔

ابو اسحاق ثعلبی اہل حدیث کے امام نے اپنی تفسیر میں اس حکایت کو نقل کیا ہے۔ (۱)

چھٹی حکایت

ابوصالح راوی ہے کہ ضرار بن زمرہ کنانی معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے ضرار سے کہا: علیؑ کے اوصاف بیان کرو۔

ضرار نے کہا: مجھے معاف رکھ۔

معاویہ نے کہا: معاف نہیں کروں گا۔

ضرار نے کہا: اگر اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تو سن

علیؑ بڑی عظمت کے مالک تھے،

نہایت طاقتور تھے،

بات اٹل کرتے تھے،

(۱) تفسیر ثعلبی ج ۲ ص ۲۳۲، الغدير ج ۱ ص ۲۳۰

فیصلہ عدل کے ساتھ کرتے تھے،
 ان کے وہن مبارک سے علم پھوٹا تھا،
 علیؑ کے پہلوؤں سے حکمت بولتی تھی، یا (راوی کا تردد ہے) علیؑ کے داڑھوں سے
 حکمت بولتی تھی،

وہ دنیا دنیا کی رنگینوں سے وحشت کرتے تھے،
 رات اور رات کے اندھیرے سے (عبادت کے لئے) انس رکھتے تھے،
 خدا کی قسم! علیؑ بہت زیادہ آنسو بہانے والے،
 طولانی فکر کرنے والے،

(اسلام کی دگرگوں حالت پر) کف افسوس ملنے والے تھے،
 (دوسروں کو کہنے سے پہلے) اپنے نفس کو خطاب فرماتے تھے،
 حضرت کو سستا لباس اور سخت کھانا پسند تھا،

خدا کی قسم! ہمارے ساتھ ایسے ہی تھے جیسے ہم میں سے ایک ہوں،
 جب ہم حضرت کی خدمت میں آتے تو حضرت ہمیں اپنے قریب بٹھاتے،
 جب ہم سوال کرتے تو جواب دیتے،

حضرت کا ہمارے ساتھ لطف و محبت ہونے کے باوجود حضرت کی بیعت و رعب کی وجہ
 سے ہم بول نہیں سکتے تھے،

جب تبسم فرماتے تو یوں لگتا جیسے ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہوں،
 دیدار لوگوں کی تعظیم کرتے،
 مسکینوں سے محبت فرماتے،

طاقتور حضرت سے باطل کی طمع نہ رکھتا،

کمزور شخص حضرت کے عدل سے مایوس نہ ہوتا،

میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں میں نے حضرت کو بعض مقامات پر دیکھا جب رات اپنے سیاہ پردے ڈال چکی تھی اور ستارے ماند پر چکے تھے جب کہ حضرت محراب عبادت میں کھڑے تھے اپنی ریش مبارک کو پکڑا ہوا تھا اس طرح ٹپ رہے تھے جس طرح بیمار درد سے تڑپتا ہے، شدت غم و حزن کی حالت میں رو رہے تھے گویا کہ ابھی بھی میں حضرت کی آواز سن رہا ہوں اور حضرت کہہ رہے ہیں: ”رَبَّنَا رَبَّنَا“ (ہمارے رب) خضوع زاری کی حالت میں کہہ رہے تھے ”رَبَّنَا رَبَّنَا“ پھر دنیا کو خطاب کر کے فرمانے لگے: کیا تو میرے درپے ہونا چاہتی ہے کیوں تو میری مشتاق ہے۔ مجھ سے دور ہو جا، دور ہو جا، دور ہو جا، میرے غیر کو دھوکا دے، تیرا وہ وقت نہ آئے کہ علیؑ تجھے چاہنے لگے، میں نے تجھے تین طلاقیں دے دی ہیں، تیری عمر کوتاہ، تیرے عیش حقیر، تیرا مرتبہ کم ہے ہائے افسوس زاوراہ کم ہے، سفر طولانی ہے اور راستہ خوف ناک ہے۔

راوی کہتا ہے: معاویہ کے آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے تھے، آنسو روکنے پر قادر نہ تھا، اپنے آنسو آستین سے صاف کر رہا تھا، تمام لوگ رو رہے تھے معاویہ نے کہا: خدا کی قسم! ابوالحسن ایسے ہی تھے۔ پھر کہنے لگا: اے ضرار! علیؑ کے بعد تجھے کتنا غم ہے؟

ضرار نے کہا: میرا غم اس ماں جیسا ہے جس کا ایک ہی بیٹا ہوا اور اس کی گود میں ذبح کر دیا جائے، جس کے آنسو کبھی خشک نہیں ہوتے، جس کے غم کو سکون نہیں ہوتا۔ پھر ضرار اٹھ کر چلا گیا۔ (۱)

ساتویں حکایت

محمد ابن منصور طوسی کہتے ہیں شیخ احمد ابن حنبل کے پاس بیٹھے تھے تو ایک مرد نے احمد بن حنبل سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! تمہارا اس حدیث کے بارے میں کیا خیال ہے جو روایت کی جاتی ہے کہ علیؑ نے کہا: میں جنت و دوزخ تقسیم کرنے والا ہوں؟

احمد بن حنبل نے کہا: ہم اس کا انکار نہیں کرتے، کیا ہم پیغمبرؐ سے یہ حدیث نقل نہیں کرتے کہ پیغمبرؐ نے علیؑ سے فرمایا: ”تجھ سے فقط مومن محبت رکھے گا اور فقط منافق تجھ سے بغض رکھے گا“

ہم نے کہا: ہاں! یہ حدیث تو ہے

احمد بن حنبل نے پوچھا: (بروز قیامت) مومن کہاں ہوگا؟

سائل نے کہا: جنت میں۔

احمد بن حنبل نے پھر پوچھا: منافق کہاں ہوگا؟

کہا: جہنم میں۔

تو احمد بن حنبل نے کہا: پھر تو علیؑ جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہوئے۔ (۱)

آٹھویں حکایت

محمد ابن منصور کہتا ہے: میں نے شیخ ابن جنبل سے سنا کہ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ کسی کے اتنے فضائل نقل نہیں ہوئے جتنے علیؑ کے فضائل نقل ہوئے ہیں۔ (۱)

نویں حکایت

جا حط کہتا ہے کہ میں نے نظام سے سنا جو کہتا تھا: علیؑ بولنے والے کے لئے امتحان ہے اگر علیؑ کے فضائل کا حق پورا ادا کریں تو انسان غالی ہو جاتا ہے اور اگر حق میں کمی کریں تو گناہگار اور کمی کرنے والے..... ہوتے ہیں اور درمیانی منزل نہایت باریک حق وزن اور دشوار ہے جس کے لئے زبان کی تیزی چاہئے اس مشکل منزل کو ذکر کرنے کے لئے اور اس چوٹی کو سر کرنے کے لئے نہایت ہی ماہر اور نہایت ہی عقلمند شخص کی ضرورت ہے۔ (۲)

(۱) بحار جلد ۴ ص ۱۲۳ مناقب خوارزمی ص ۳

(۲) مسلسل سلات ص ۱۱۳، انالی طوسی ج ۳ ص ۲۰۱

دسویں حکایت

قنادہ کہتے ہیں کہ اروی بنت حارث ابن عبدالمطلب جب بہت بوڑھی ہو چکی تھی مدینہ میں معاویہ کے پاس آئی معاویہ نے اس کو دیکھ کر کہا: اے خالہ خوش آمدید میرے بعد تیری کیا حالت ہے؟

وہ کہنے لگی: اے بھتیجے تیرا کیا حال ہے تو نے نعمت کا انکار کیا اور چچا کے بیٹے کا ساتھ برے طریقے سے نبھایا،

جو تیرا نام نہیں تھا وہ نام تو نے رکھ لیا ہے،

وہ جو تیرا حق نہیں تھا اس کو لے لیا بغیر اس کے کہ تو نے کوئی مصائب برداشت کئے

ہوں،

نہ تیرے آباء و اجداد نے ہمارے دین میں کوئی مصیبت برداشت کی،

پیغمبر کے ساتھ تمہارا کوئی سابقہ تعلق بھی نہیں بلکہ جو کچھ پیغمبر لائے تم نے اس کا انکار

کیا،

خدا تمہارے اجداد کو ہلاک کرے تم نے غرور و تکبر کی وجہ سے اپنے منہ کو ٹیڑھا کیے رکھا

حتیٰ کہ خدا نے حق کو اہل کی طرف پلٹا دیا،

پس ہماری بات غالب رہی اور جس نے ہمارے رسول سے دشمنی کی اس کے مقابلے

میں خدا نے پیغمبر کی مدد فرمائی

اس کے بعد ہم پر حسد کرتے ہوئے اور ہمارے خلاف بغاوت کرتے ہوئے قریش ہم پر جھپٹ پڑے

لیکن! الحمد للہ ہم اہلبیت محمدؑ ہیں تمہارے درمیان نبی اسلام کے بعد ہمارا مرتبہ وہی جو ہارون کو موسیٰ سے تھا

ہمارا انجام جنت اور تمہارا انجام آگ ہے۔

جب بات یہاں تک پہنچی تو عمر و ابن عاص نے کہا: اے گمراہ بوڑھی رک جا اپنی بات کو ختم کر جبکہ تیری عقل نہیں ہے تنہا تیری گواہی جائز نہیں۔

خاتون نے کہا: اے زانیہ کے بیٹے تو بھی بولتا ہے جبکہ تیری ماں بدکاری میں مکہ میں سب سے مشہور عورت تھی جس کی اجرت سب سے کم تھی تیرے بارے میں قریش کے پانچ مردوں نے دعویٰ کیا کہ یہ ہمارا بیٹا ہے پس تیری ماں سے پوچھا گیا تو اس نے کہا یہ سب مرد میرے پاس آئے تھے اور زنا کیا تھا۔ پس دیکھو یہ شکل و صورت میں کس شخص کے ساتھ ملتا ہے اسی کا بیٹا سمجھو پس تیری شکل سب سے زیادہ عاص بن وائل سے مشابہ تھی جو قریش کے حیوان ذبح کرنے والا تھا (یعنی قصائی تھا)

مروان ابن الحکم نے کہا: رک جا! اے بوڑھی! جس کام کے لئے آئی ہے وہ کام کر۔ تو ارویٰ نے کہا: اے نبی آنکھوں والی عورت کے بچے تو بھی بولتا ہے خدا کی قسم تو حکم ابن ابی العاص سے زیادہ حارث ابن کلاب کے غلام کے بال سے زیادہ مشابہ ہے میں نے سیدھے بالوں والے حکم کو دیکھا ہے وہ لمبے قد والا تھا تم دونوں کے درمیان کوئی قرابت و رشتہ داری نہیں سوائے اس کے جس طرح چھوٹے پیٹ والے گھوڑے کی قرابت اس گدھیا سے ہوتی ہے جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی ہو اور دوسرا غیر عربی جو کچھ میں نے تجھے بتایا اس کے

بارے میں اپنی ماں سے پوچھ وہ تجھے ساری بات بتائے گی۔
 پھر معاویہ کی طرف متوجہ ہوئیں اور کہا: ان دونوں کو میرے خلاف بولنے کی جرأت تو
 نے دی ہے اور تیری ماں نے ہمارے چچا حضرت حمزہؓ کے قتل کے بارے میں یہ اشعار کہے تھے:

نحن جزینا کم بیوم بدر
 و الحرب بعد الحرب ذات سحر
 ما کان عن عتبه لی من صبر
 و لا أخی و عمہ و بکر
 سکن وحشی غلیل صدری
 فشرک وحشی علی دھری
 حتی ترمّ أعظمی فی قبری

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بدر کے دن کا بدلہ دیا کیونکہ جنگ کے
 بعد جنگ بھڑکتی ہے میں عتبہ اور اپنے بھائی اور اس
 کے چچا اور بکر کے بغیر صبر نہیں کر سکتی تھی اے وحشی
 میرے سینہ کے کینہ کو سکون دے پس وحشی کا شکریہ مجھ
 پر ہمیشہ واجب ہے جب تک میری ہڈیاں قبر میں گل
 سڑ نہ جائیں۔

تو میرے چچا کی بیٹی نے تیری ماں کی بات کا جواب ان اشعار میں دیا۔

خزیت فی بدر و غیر بدر
یا ابنة وقاع عظیم الکفر
صبتک اللہ غداة النحر
بالهاشمین الطوال الزمر
حمزة لیثی و علی صقری
و نذرك الشرّ فشرّ نذر
هتک وحشی ضمیر صدری
هتک وحشی حجاب ستری
ما للبغایا بعدها من فخر

ترجمہ:

تو بدر اور غیر بدر میں رسوا ہوئی، اے غیبت کرنے والے اور کفر پر لڑنے والے کی بیٹی، خدا نے تیری صبح نحر کے دن سویرے ہاشمیوں کے ساتھ کی جو طولانی قد والے خوبصورت تھے حمزہ میرا شیر ہے اور علی میرا باز ہے اور تیری نذر ایک بری منت تھی تیرے وحشی نے میرے سینے کے ضمیر کی ہتک کی اور وحشی کی ہتک

میرے حجاب کے پردہ تک ہے اور بدکار لوگوں کے لئے اس کے بعد کوئی فخر نہیں۔

معاویہ، عمر بن عاص اور مروان بن حکم کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: تم دونوں نے اس خاتون کو مجھ پر جری کیا ہے۔

پھر کہنے لگا: اے خالہ! اپنی حاجت کا قصد کرو اور پرانے قصے چھوڑو۔

وہ کہنے لگیں: کیا تو مجھے دو ہزار دینار، دو ہزار دینار، دو ہزار دینار دے گا؟

معاویہ نے پوچھا: دو ہزار دینار کیا کرے گی؟

کہا: میں ایک چشمہ نرم زمین میں خریدوں گی جو الحارث ابن عبدالمطلب کے غریب لوگوں کے لئے ہوگا۔

معاویہ نے پوچھا: دوسرے دو ہزار سے کیا کرے گی؟

کہنے لگیں: حارث ابن عبدالمطلب کی اولاد کی ان کے ہم پلہ اولاد سے شادیاں کروں

گی۔

معاویہ نے کہا تیسرے دو ہزار سے کیا کرے گی؟

کہا: ان سے اپنے آڑے وقت میں مدد لوں گی اور حج کروں گی۔

معاویہ نے کہا یہ سب کچھ میں تمہیں دیتا ہوں لیکن خدا کی قسم اگر علیؑ (تیرے چچا کے

بیٹے) زندہ ہوتے تو وہ تجھے اتنا نہ دیتے۔

کہنے لگیں: تو نے سچ کہا ہے علیؑ نے اللہ کے لئے امانت کی حفاظت کی ہے لیکن تو نے

امانت کو ضائع کیا اور اس میں حیانت کی۔

پھر کہنے لگیں: علیؑ کا تذکرہ چھوڑ، خدا تیرے منہ کو توڑے اور تیری مصیبت کو زیادہ

کرے۔

پھر اس کے گریہ کی صدا بلند ہوئی اور وہ ابوالاسود دؤلی کے یہ اشعار پڑھنے لگیں: (بعض
 نے کہا کہ یہ اشعار خود اروئی کے ہیں)

ألا يا عين ويحك اسعدينا
 ألا فأبك أمير المومنين
 رزينا خير من ركب المطايا
 و جربها، من ركب السفينا
 و من لبس النعال، و من حذاها
 و من قرأ المثنى و المبينا
 إذا استقبلت وجه أبي حسين
 رأيت البدر رأى الناظرينا
 ألا أبلغ معاوية بن حرب
 فلا قرّت عيون أجمعينا
 نعى بعد النبى فدتہ نفسى
 أبو حسن و خير الصالحينا
 كأن الناس إذ فقدوا عليا

نعام ضلّ فی بلد عزیزنا
 فلا واللہ لا أنسی علیا
 و حسن صلاتہ فی الراکعینا
 لقد علمت قریش حیث کانت
 بأنک خیرہم حسبا و دینا

ترجمہ:

اے آنکھ تجھے وائے ہو ہم سے تعاون کر اور امیر
 المؤمنینؑ پر گریہ کر ہم اس کی مصیبت میں مبتلا ہوئے
 جو ان لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین
 سوار یوں پر سوار ہوئے اور جو کشتیوں پر سوار ہوئے
 اور جس نے جوتا پہنا اور نعلین پہنی اور جس نے حمد
 پڑھی اور یسین پڑھی، جب میں حسینؑ کے باپ کے
 سامنے آئی تو میں نے واضح طور پر چودھویں کے چاند
 کو دیکھا خبر دار حرب کے بیٹے معاویہ کو بتا دو جو ہمیں
 شہادت کرے کبھی وہ خوش نہ ہو کیا احترام والے مہینے
 میں تم نے ہمیں مصیبت میں مبتلا کیا اس شخص کی
 مصیبت جو تمام لوگوں سے افضل ہے پیغمبر کے بعد
 اس پر میری جان قربان ہو ہمیں ابو الحسنؑ جو تمام

چہل حدیث فضائل حضرت علیؑ اور دلچسپ حکایات

صالحین سے افضل ہے کی موت کی خبر ملی علیؑ کے جانے کے بعد لوگ گویا چوپائے ہیں جو گمراہی کی حالت میں شہر میں متفرق طور پر پھر رہے ہیں۔ خدا کی قسم! میں علیؑ کو نہیں بھولوں گی اور علیؑ کی نماز کے حسن کو نہیں بھول سکتی قریش جہاں بھی ہوں وہ جانتے ہیں کہ تو حسب و نسب کے لحاظ سے اور دین کے لحاظ سے ان سب سے بہتر ہے۔

راوی کہتا ہے کہ معاویہ رونے لگا اور کہنے لگا: جس طرح اے خالدؓ تو نے کہا: خدا کی قسم علیؑ ایسے ہی تھے اور پھر جو اروی نے مانگا تھا اس کو حکم دے دیا۔ (۱)

گیارہویں حکایت

محمد ابن سلیمان نے ابی سے جس نے پہلے صحابہ کو دیکھا تھا کہتا ہے میں نے زربن حبیش سے سنا جب علیؑ شہید ہوئے، خبر دینے والا مدینہ آیا، پورا شہر آہ و فغاں اور زاری کرنے لگا جس طرح پیغمبر کی وفات کے دن گریہ ہوا تھا، تمام لوگ بھاگتے ہوئے ام المومنین کے دروازے پر آئے۔ لیکن انہوں نے دیکھا کہ ام المومنین تک یہ خبر پہنچ چکی ہے لوگ وہاں سے نکلے جب دوسرا دن ہوا تو انہوں نے کہا ام المومنین عائشہؓ پیغمبر کی قبر پر جانے والی ہیں لوگ دوڑ کر آئے۔ ام

(۱) بلاغات النساء ص ۲۷ بحار ج ۲۲ ص ۱۱۸

المؤمنین عاتشہ بہت زیادہ گریہ وبکا کی وجہ سے بولنے پر قادر نہ تھے اور نہ جواب دے رہے تھے لوگوں نے ان کے گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا حتیٰ کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے دروازے پر پہنچ گئیں اور چوکھٹ کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر ندادی ”السلام علیک یا سید الانبیاء السلام علیک یا سید الشفعاء السلام علیک“ (یعنی) آپ پر سلام ہوا وہ ذات جو ان تمام لوگوں سے افضل ہے جنہوں نے قیص اور ردا پہنی اور ان تمام افراد سے زیادہ عزت والے ہیں جنہوں نے نعلین پہنی تم پر سلام اور تمہارے دونوں صحابیوں ابو بکر و عمر پر۔

خدا کی قسم! میں آپ کو اس کی شہادت کی خبر دینے آئی ہوں جو تمام مخلوقات سے زیادہ تمہیں آپ کو محبوب تھے اور اس کے لئے رو رہی ہوں جو تمام افراد سے زیادہ آپ کے قریب تھے، خدا کی قسم آپ کے چچا کا وہ بیٹا قتل کیا گیا جس کی فضیلت نہیں بھلائی جائے گی۔ خدا کی قسم! تیرا حبیب مرتضیٰ قتل کیا گیا۔

خدا کی قسم! وہ قتل کیا گیا جس سے آپ نے سیدۃ النساء فاطمہ کی تزویج کی تھی، آپ کی قبر شق ہو اور آپ دیکھیں کہ میں بہت زیادہ غم کے آنسو بہا رہی ہوں، حیرانی کے عالم میں گریہ کر رہی ہوں۔

پھر ان للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر حکم دیا کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان پردہ لگایا جائے پھر کہا: لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں جمع ہوئے ہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

لوگوں نے کہا: اے ام المؤمنین آپ علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں کیا کہتی ہیں؟ وہ کہنے لگیں: اگر میں علیؑ کے بارے میں کہوں تو یہ کہوں گی:

خدا کی قسم! وہ تمام اوصیاء کے سید و سردار تھے،

خاتم الانبیاء کے چچا زاد تھے،

سب سے زیادہ متقی تھے،
 چنے ہوئے لوگوں کے امام تھے،
 بتول زہرا کے شوہر تھے،
 دشمنوں پر اللہ کی پہنچی ہوئی تلوار تھے،
 نیک لوگوں کے امیر تھے،
 کافروں کے قاتل،
 عشرہ مبشرہ والے دس افراد میں سے تھے جن کو پیغمبر نے جنت بشارت دی تھی،
 تم سب سے پہلے سے جہاد اور کوشش کرنے والے تھے،
 ہمیشہ بیدار رہنے والے تھے،
 فکر کا معدن تھے،
 دین کو مضبوط کرنے والے تھے،
 مومنوں کے مولا تھے،
 انزع البطین تھے،
 عاقل اور صاحب وقار تھے،
 دین خدا میں قوی اور اللہ کے ساتھ قیام کرنے والے تھے۔
 اے لوگو! میں علیؑ کی رات کی عبادت اور مناجات کو بصرہ کے میدان جنگ میں دیکھ چکی
 ہوں۔

زرا بن جہش کہتا ہے پھر اپنے آپ کو پیغمبر کی قبر پر گرایا اور رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں:
 اے نبی ہدایت میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

خدا کی قسم قیامت میں تیرا جھنڈا اٹھانے والا قتل ہو گیا۔

پھر لوگوں کی طرف دیکھا جو رو رہے تھے۔

آپ نے کہا: لوگو! گریہ کرو آج گریہ کرنا اچھا ہے،

آج محمد ﷺ اور فاطمہ زہراؑ نے وفات پائی ہے۔

پھر دیکھا کہ لوگ گریہ کر رہے ہیں تو سر آہ بھری اور خود کو پیغمبر کی قبر مطہر پر گرا دیا۔

پس خدا کی قسم! میں نے پختہ گمان کیا کہ ام المومنین عائشہ وفات پا گئیں ہیں۔ قریش

کی عورتوں نے اٹھا کر گھر پہنچایا جبکہ وہ کہہ رہی تھیں:

اشعار:

عجبت لقوم یسألونی عن الذی

فضائلہ مشہورۃ فی المشاهد

فجدد حزنی و استهلّت مدامعی

لوجهک یا من یرتجی للشدائد

ترجمہ:

مجھے تعجب ہے اس قوم پر جو مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کے فضائل ہر مشاہد

کی جگہ مشہور ہیں۔ میرا غم تازہ ہوا اور میرے آنسو بہنے لگے تیرے لئے اے وہ جس کی سختیوں

میں امید کی جاتی ہے۔ (۱)

بارہویں حکایت

ابراہیم ابن مہوان کہتا ہے کوفہ میں ایک فامی ہمارا ہمسایہ تھا جس کی کنیت ابو جعفر تھی، لیکن دین میں اچھا تھا، جب کوئی سید اس کے پاس آتا تو جو کچھ وہ مانگتا یہ دیتا تھا، اگر سید کے پاس رقم ہوتی (یعنی واپس کرنے آتا) تو لے لیتا ورنہ اپنے غلام سے کہتا کہ لکھو یہ چیز علیؑ نے لی ہے۔ کچھ عرصہ (اس کا یہی طریقہ) رہا یہاں تک کہ وہ غریب ہو گیا اور اپنے گھر میں بیٹھ گیا، اپنی کتاب میں دیکھتا، جس کا ادھار ہوتا اگر وہ مقروض زندہ ہوتا تو کسی کو بھیج کر وصول کرتا اور اگر مقروض مر چکا ہوتا تو اس کے نام پر لکیر مار دیتا۔

ایک دن وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا اور کتاب دیکھ رہا تھا کہ وہاں سے ایک ناصبی (دشمن اہلبیت) گزر اذواق اڑاتے ہوئے کہنے لگا تیرے سب سے بڑے مقروض (یعنی علیؑ) نے تیرے ساتھ کیا کیا؟

اس بات سے وہ فامی مغموم ہوا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں حضور اکرم ﷺ کو دیکھا، امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام اسے چل رہے تھے حضور ﷺ نے (حسین شریفین علیہ السلام سے) پوچھا: تمہارا باپ کہاں ہے؟

امیر المومنین نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے تم اس مرد کا حق نہیں دیتے؟
عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس کا دنیا میں جو حق ہے وہ میں لے آیا ہوں۔
حضور ﷺ نے فرمایا: اسے دے دو۔

مولانا نے ایک اونی تھیلا مجھے دیا اور فرمایا: یہ تمہارا حق ہے۔

پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے لے اور علیؑ کی اولاد جو آئے اور جس چیز کا مطالبہ کرے اسے خالی نہ پلٹانا، جا آج کے بعد تو غریب نہ ہوگا۔ میں بیدار ہوا اور تھیلا میرے ہاتھوں میں تھا۔

پس میں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ کیا بیدار ہے یا نیند میں ہے کہنے لگی بیدار ہوں۔ میں نے کہا: چراغ جلاؤ اس نے چراغ جلایا، میں نے اسے تھیلا دیا، اس نے دیکھا اس میں ہزار دینار تھے۔ بیوی کہنے لگی: اے مرد خدا! خوف کر کہیں ایسا تو نہیں کہ تو نے غربت کی وجہ سے کسی تاجر کو دھوکا دے کر یہ مال اس سے لیا ہو۔

میں نے کہا: خدا کی قسم ایسا نہیں ہے اس کا قصہ یہ ہے (پورا واقعہ سنایا) اس نے قرض والی کتاب منگوا کر دیکھی تو اس میں کم یا زیادہ جو کچھ حضرت علیؑ کے نام پر لکھا ہوا تھا وہ لکھائی موجود نہیں تھی۔ (۱)

تیرھویں حکایت

سعید ابن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس قریش کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے، ابن عباسؓ اس وقت نایبنا ہو چکے تھے، ان کا بیٹا ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ابن عباسؓ نے قریش کے افراد کی آواز سنی تو رک گئے اور سلام کیا۔ وہ لوگ بھی رک گئے اور سلام کا جواب دیا۔ پھر ابن

عباس چل پڑے۔

بیٹے نے پوچھا: جو کچھ انہوں نے کہا آپ نے سنا؟

انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کیا کہا؟

بیٹے نے بتایا قریش نے علیؑ پر سب و شتم کیا اور ناسزا کہا۔

ابن عباس نے کہا مجھے ان کے پاس واپس لے چلو۔

بیٹا لے آیا تو ابن عباسؓ نے قریش کے ان افراد سے پوچھا: تم میں سے کون ہے جو خدا

پر سب و شتم کرے۔

انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا: جو خدا پر سب و شتم کرے وہ کافر ہے۔

ابن عباس نے پوچھا: تم میں سے کون ہے جو پیغمبر پر سب و شتم کرے؟

سب نے کہا: جو پیغمبر پر سب و شتم کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

پھر ابن عباسؓ نے پوچھا: تم میں سے کس نے علیؑ پر سب و شتم کیا ہے؟

انہوں نے کہا: ہم نے علیؑ کے بارے میں ناسزا کہا ہے۔

ابن عباسؓ نے کہا: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں نے رسول

خدا ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو علیؑ کو سب و شتم کرے وہ مجھے سب و شتم کرتا ہے اور جو

مجھے سب و شتم کرے وہ خدا کو سب و شتم کرتا ہے اور جو خدا کو سب و شتم کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

پھر ابن عباسؓ اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میرے ماں باپ تم پر فدا

ہوں ان کے بارے میں کہو

نظروا إلی بأعین محمّرة

نظر التیوس إلی سفار الجازر

ترجمہ:

انہوں نے میری طرف سرخ آنکھوں سے دیکھا جس طرح جنگلی بکرا ذبح کرنے والے کو دیکھتا ہے اور کہو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

بیٹے نے کہا:

خزر الحواجب خاضعی أعناقهم
نظر الذلیل إلى العزیز القاهر

ترجمہ:

آنکھوں کی تنگی اور ابرو کی تنگی جبکہ ون کی گردنیں جھکی ہوئیں تھیں اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے ذلیل انسان غالب اور قاهر کو دیکھتا ہے۔

ابن عباس نے کہا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں اور شعر کہو بیٹے نے کہا: اس کے علاوہ میرے پاس نہیں ہے۔
تو خود ابن عباس نے یہ اشعار کہے:

سبّوا الالہ و کذبوا بمحمّد
و وصیّہ الزاکی التقی الطاهر
هم تسعة لعنوا جميعاً کلّهم
و اللہ ملحقهم غداً بالعاشر

أَحْيَاؤَهُمْ عَارِ عَلِيٍّ مَوْتَاهُمْ
وَالْمَيِّتُونَ فَضِيحَةٌ لِلْغَابِرِ

ترجمہ:

انہوں نے خدا پر سب کیا اور محمد ﷺ کی تکذیب کی
اے اس کے وحی جو پاک متقی اور طاہر ہیں ان کی بھی
تکذیب کی یہ نو ہیں ان سب پر لعنت ہوئی خدا کل ان
کو دسویں کے ساتھ ملحق کرے گا ان کے زندہ افراد
ان کے مردوں کے لئے عار و تنگ ہیں اور ان کے
مردے ان کے گزشتہ کے لئے رسوائی ہیں۔

راوی کہتا ہے کہ یہ دس افراد تھے جب ابن عباس نے ان کی مذمت میں شعر کہا: تو ایک
چلا گیا اس لئے کہا کہ یہ نو ہیں۔ (۱)

چودھویں حکایت

قاضی ابو القاسم علی ابن المحسن ابن علی التنوخی کہتا
ہے ابو الفرج عبد الواحد ابن نصر مخزومی جو بیغا کے نام سے معروف

(۱) کفایت الطالب ص ۸۲ الغدیر ص ۲۹۹ ج ۲

ہے اس نے مجھے یہ حکایت لکھوائی کہتا ہے:

میں تین سو پچاس سے کچھ زیادہ سن میں صور شہر میں ابو علی محمد ابن مستامن کے پاس تھا اس کو ”مستامن اللہ“ کہتے ہیں اس نے قرامۃ کے لشکر سے امان طلب کی اس کے پاس شہر کا قاضی ابو القاسم علی ابن ریان آیا وہ جوان، ادیب، فاضل، بڑی عظمت والا اور بڑا مال دار تھا جب وہ آیا تو رات کا وقت تھا۔ اذن مانگا جب اذن مل گیا تو داخل ہوا اور کہا: اے امیر! رات کو ایک واقع ہوا ہے اس جیسا واقعہ پہلے کبھی نہیں ہوا، ایک اندھا لاغر مریض شخص ہر رات کی آخری تہائی میں اٹھتا ہے اور شہر کا چکر لگاتا ہے اور بلند آواز میں کہتا ہے:

اے غافلو! اللہ کو یاد کرو، اے گنہگارو! استغفار کرو، اے معاویہ کے دشمنوں تم پر اللہ کی

لعنت ہے۔

میری دایہ کی عادت ہے کہ اس کی آواز پر بیدار ہوتی تھی آج رات میری دایہ نے مجھے آکر بیدار کیا اور مجھ سے کہا کہ میں سوئی ہوئی تھی خواب میں دیکھا گویا لوگ جامع مسجد کی طرف بھاگ رہے ہیں، میں نے پوچھا: کیوں جا رہے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ وہاں رسول خدا ﷺ آئے ہیں میں بھی مسجد کی طرف گئی، مسجد میں داخل ہوئی، میں نے پیغمبرؐ کو منبر پر دیکھا۔

حضرت کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے اور دائیں بائیں دو غلام کھڑے ہیں، لوگ سلام کر رہے ہیں حضرت جواب دے رہے ہیں حتیٰ کہ میں نے اس اندھے لاغر شخص کو دیکھا، جو شہر میں پھرتا ہے اور آوازیں لگاتا تھا کہ اے غافلو! خدا کا ذکر کرو وغیرہ وہ اندھا شخص جب آیا اس نے سلام کیا، پیغمبرؐ نے رخ پھیر لیا، تین مرتبہ ایسا ہوا حضرت نے منہ پھیر لیا۔

ایک شخص حضور ﷺ کے آگے کھڑا تھا، کہنے لگا: حضور ﷺ! یہ آپ کی امت میں سے ہے، بیمار ہے، قرآن حفظ کرتا ہے، آپ پر سلام کرتا ہے، آپ جواب سے کیوں محروم فرما

رہے ہیں؟

حضرت نے فرمایا: اے ابوالحسن! تیس سال سے یہ آپ اور آپ کی اولاد پر لعن کرتا ہے۔

پس سامنے کھڑا ہوا شخص متوجہ ہوا اور فرمایا: اے قنبر! یہ سننا تھا کہ وہ لاغر شخص بھاگنے کی کوشش کی

(مولائے قنبر سے) کہا: اس کو تھپڑ مارو۔

قنبر نے ایسا تھپڑ مارا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا پھر میں بیدار ہو گئی پس اب میں اس کی آواز نہیں سن رہی اور یہی وقت ہوتا تھا رات جب وہ آواز دیتا تھا۔

ابو فرج کہتا ہے اے امیر کسی کو بھیج کر اس کی خبر معلوم کرتے ہیں۔ ہم نے ایک قاصد کو بھیجا تا کہ اس کی خبر ہمیں آ کر بتائے قاصد نے بتایا کہ اس اندھے شخص کی بیوی نے کہا ہے کہ اسکی گدی (پس گردن) میں سخت چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے وہ چکر لگانے اور آواز لگانے نہیں گیا۔ میں نے ابوعلی ستامن سے کہا: اے امیر یہ نشانی ہے اس کا مشاہدہ کرنا واجب ہے۔

ہم سوار ہوئے، تھوڑی سی رات باقی تھی، اسی مریض کے گھر گئے، ہم نے اس کو منہ کے بل سویا ہوا پایا، اس کی آواز بیل کے بولنے جیسی آرہی تھی، ہم نے اس کی بیوی سے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟

اس نے کہا: اس کی گردن کے پیچھے چوٹ لگی ہے اور گردن کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ پہلے ایک مسور کے دانے کے برابر زخم تھا، پھر بڑھ گیا اور سوج کر پھٹ گیا ہے اور یہ جیسا کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو اب بیل کے جیسی آواز دے رہا ہے۔

ہم اس کو چھوڑ کر واپس آ گئے، جب صبح ہوئی تو وہ مر گیا، صورت (قصبہ) کے لوگ اس کے

جنارے اور تعظیم کے لئے گئے۔

ابو الفرج کہتا ہے کہ جب میں تین سواڑ سٹھ ہجری موصل میں گیا تو عضد الدولہ کے خزانچی ابونصر خورشید یزدیار کے گھر میں رہا، وہاں ہر طبقہ کے لوگ ہر روز جمع ہوتے تھے۔ میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا۔

وہاں قاضی ابوعلی تنوخی، ابوالقاسم حسین بن محمد جنانی، ابواسحاق نصیبی ابن طرخان وغیرہ موجود تھے سب نے سوائے قاضی تنوخی کے اس واقعہ کا انکار کیا، لیکن قاضی نے کہا: یہ ممکن ہے یہ واقعہ اور اس کی تائید و تاکید کی اور اسی جیسے اور واقعات بھی سنائے۔

پھر اس واقعہ کو تھوڑا عرصہ گزر گیا۔ پس میں ابونصر کے گھر عادت کے مطابق گیا پھر اتفاق ہوا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جب ہم بیٹھ گئے تو ایک جوان نے مجھ پر سلام کیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

کہا: میں ابوالقاسم ابن ربیان صور شہر کا قاضی ہوں

میں نے اس کو بہت زیادہ تاکید قسمیں دیں کہ جو کچھ میں پوچھوں سچ بتانا۔

اس نے کہا: ہاں سچ کہوں گا۔ میرے خیال میں آپ اس اندھے مریض کا واقعہ پوچھنا

چاہتے ہیں اور اس کی عجیب موت کے بارے میں؟

میں نے کہا: ہاں وہی واقعہ!

پھر اس نے پورا واقعہ اسی طرح سنایا جس طرح میں نے سنا تھا تمام لوگوں نے واقعہ

سے تعجب کیا۔ (۱)

رہے ہیں؟

حضرت نے فرمایا: اے ابوالحسن! تیس سال سے یہ آپ اور آپ کی اولاد پر لعن کرتا ہے۔

پس سامنے کھڑا ہوا شخص متوجہ ہوا اور فرمایا: اے قنبر! یہ سننا تھا کہ وہ لاغر شخص بھاگنے کی کوشش کی (مولانے قنبر سے) کہا: اس کو تھپڑ مارو۔

قنبر نے ایسا تھپڑ مارا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا پھر میں بیدار ہو گئی پس اب میں اس کی آواز نہیں سن رہی اور یہی وقت ہوتا تھا رات جب وہ آواز دیتا تھا۔

ابو فرج کہتا ہے اے امیر کسی کو بھیج کر اس کی خبر معلوم کرتے ہیں۔ ہم نے ایک قاصد کو بھیجا تا کہ اس کی خبر ہمیں آ کر بتائے قاصد نے بتایا کہ اس اندھے شخص کی بیوی نے کہا ہے کہ اس کی گدی (پس گردن) میں سخت چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے وہ چکر لگانے اور آواز لگانے نہیں گیا۔ میں نے ابوعلی ستامن سے کہا: اے امیر یہ نشانی ہے اس کا مشاہدہ کرنا واجب ہے۔

ہم سوار ہوئے، تھوڑی سی رات باقی تھی، اسی مریض کے گھر گئے، ہم نے اس کو منہ کے بل سویا ہوا پایا، اس کی آواز بیل کے بولنے جیسی آرہی تھی، ہم نے اس کی بیوی سے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟

اس نے کہا: اس کی گردن کے پیچھے چوٹ لگی ہے اور گردن کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ پہلے ایک مسور کے دانے کے برابر زخم تھا، پھر بڑھ گیا اور سوج کر پھٹ گیا ہے اور یہ جیسا کہ تم مشاہدہ کر رہے ہو اب بیل کے جیسی آواز دے رہا ہے۔

ہم اس کو چھوڑ کر واپس آ گئے، جب صبح ہوئی تو وہ مر گیا، صور (قصبہ) کے لوگ اس کے

جنازے اور تعظیم کے لئے گئے۔

ابوالفرج کہتا ہے کہ جب میں تین سواڑ سٹھ ہجری موصل میں گیا تو عضد الدولہ کے خزانچی ابونصر خورشید یزدیار کے گھر میں رہا، وہاں ہر طبقہ کے لوگ ہر روز جمع ہوتے تھے۔ میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا۔

وہاں قاضی ابوعلی تنوخی، ابوالقاسم حسین بن محمد جنانی، ابواسحاق نصیبی ابن طرخان وغیرہ موجود تھے سب نے سوائے قاضی تنوخی کے اس واقعہ کا انکار کیا، لیکن قاضی نے کہا: یہ ممکن ہے یہ واقعہ اور اس کی تائید و تاکید کی اور اسی جیسے اور واقعات بھی سنائے۔

پھر اس واقعہ کو تھوڑا عرصہ گزر گیا۔ پس میں ابونصر کے گھر عادت کے مطابق گیا پھر اتفاق ہوا کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جب ہم بیٹھ گئے تو ایک جوان نے مجھ پر سلام کیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

کہا: میں ابوالقاسم ابن ریان صور شہر کا قاضی ہوں

میں نے اس کو بہت زیادہ تاکید قسمیں دیں کہ جو کچھ میں پوچھوں سچ بتانا۔

اس نے کہا: ہاں سچ کہوں گا۔ میرے خیال میں آپ اس اندھے مریض کا واقعہ پوچھنا

چاہتے ہیں اور اس کی عجیب موت کے بارے میں؟

میں نے کہا: ہاں وہی واقعہ!

پھر اس نے پورا واقعہ اسی طرح سنایا جس طرح میں نے سنا تھا تمام لوگوں نے واقعہ

سے تعجب کیا۔ (۱)

ان اصحاب رسول اکرم ﷺ کے نام جن سے یہ احادیث روایت کی گئی ہیں:

- (۱) حضرت ابوبکر
- (۲) حضرت عمر
- (۳) حضرت عثمان
- (۴) حضرت علیؑ
- (۵) سعد ابن ابی وقاص اور ام سلمہؓ
- (۶) عبدالرحمن بن عوف
- (۷) حضرت عبداللہ بن مسعود
- (۸) حضرت ابن عباس
- (۹) حضرت امام حسن بن علیؑ
- (۱۰) حضرت امام حسین بن علیؑ
- (۱۱) حضرت فاطمہ الکبریٰ بنت الحسینؑ
- (۱۲) حضرت سلمان فارسیؓ

(۱۳) حضرت ابوذرؓ

(۱۴) حضرت عمار بن یاسرؓ

(۱۵) حضرت جابرؓ

(۱۶) عمران ابن حصینؓ

(۱۷) ابو موسیٰ الاشعریؓ

(۱۸) ابو ہریرہؓ

(۱۹) معاذ بن جبلؓ

(۲۰) انس بن مالکؓ

(۲۱) ابو امامہ الباہلیؓ

(۲۲) ابو یعلیٰ الانصاریؓ

(۲۳) ابو سعید الخدریؓ

(۲۴) معقل بن یسارؓ

(۲۵) حذیفہ بن الیمانؓ

(۲۶) کعب بن عجرۃؓ

(۲۷) سلمہ بن الاکوعؓ

(۲۸) انس بن مالک

(۲۹) اسعد بن زرارہ

(۳۰) حضرت ابو ایوب انصاریؓ

(۳۱) ثوبان

(۳۲) معاویہ بن حیدہ

(۳۳) ابویلیٰ الثغاری

(۳۴) ابو الجراء

(۳۵) البراء بن عازب

(۳۶) الصلصال بن الدھمس

(۳۷) عمر بن شاس

(۳۸) سہل بن ابی خیشمہ

(۳۹) عبداللہ بن عمر

(۴۰) حضرت ام سلمہؓ

مذکورہ احادیث کو نقل کرنے والے چالیس

بزرگ علماء کرام

- (۱) محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد بن محمد بن أحمد الطالقانی، أبو الفتح
- (۲) محمود بن محمد بن عبد الجبار المذکر الہرمزد یاری السروی ثم الجرجانی
- (۳) سعد بن سعید بن مسعود البزاز الحنیفی أبو الفتح
- (۴) زید بن علی بن منصور بن علی الراوندی الادیب، أبو العلاء
- (۵) سعید بن محمد بن أبی بکر الحمامی، أبو النجیب
- (۶) الحسن بن أبی الطیب العباس بن علی بن الحسن الرستمی، أبو عبد اللہ
- (۷) أحمد بن الحسین بن بابا الأدونی

- (۸) علی بن القاسم بن الرضا العلوی الحسنی، أبوالحسین
- (۹) شمس الشرف بن علی بن عبید اللہ الحسینی السلیقی،
أبو محمد
- (۱۰) یحییٰ بن طاہر بن الحسین المؤدب السمان، أبو سعد
- (۱۱) تیمان بن حیدر بن الحسن بن أبی عدی الکاتب، أبو علی
- (۱۲) عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ المقرئ الطامزی، أبو محمد
- (۱۳) محمد بن حامد بن أبی قاسم الحسنی، أبو تراب
- (۱۴) المرتضیٰ بن الداعی بن القاسم الحسنی، أبو تراب
- (۱۵) عمر بن أحمد بن منصور الصفار النیشاپوری ابو حفص
- (۱۶) سهل بن عبد الرحمان بن محمد السراج النیشاپوری
الزاهد أبو محمد
- (۱۷) محمد بن الہیثم بن محمد، أبو سعد
- (۱۸) المجتبیٰ بن الداعی بن القاسم الحسنی، أبو حرب
- (۱۹) عبد الکریم بن إسحاق بن سهلویہ، أبو زرعة
- (۲۰) جعفر إسحاق بن الحسن بن ابی طالب بن حربویہ المعلم،

أبو الفضل

(۲۱) محمد بن حمویة بن محمد الجونی الصوفی، أبو عبد الله

(۲۲) علی بن الحسن بن علی

(۲۳) الحسن بن علی بن أبی طالب الفرزادی هموسة، أبو علی

(۲۴) شرف بن عبدالمطلب بن جعفر الحسینی الاطسی

الاصبهانی، أبو علی

(۲۵) محمد بن أحمد بن عبد الله المستوفی الاصفهانی، أبو

شکر

(۲۶) عبد الرحمان بن عبد الله بن عبد الرحمان بن محمد

الحصیری البصیر، أبو الفتوح

(۲۷) مبشر بن أحمد بن محمود الصحاف، أبو الفتوح

(۲۸) أحمد بن عبد الوهاب بن الحسن بن الحسن الصراف

البردینی، أبو الفتوح

(۲۹) مسعود بن علی بن منصور الأديب، أبو محاسن

(۳۰) زید بن الحسن بن محمد البیهقی، أبو الحسين

(۳۱) الحسن بن محمد بن أحمد الاستر آبادی، عماد الدین

ابو محمد

(۳۲) عبید اللہ بن الحسن بن الحسین بن بابویہ، أبو القاسم

(۳۳) محمد بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن الحسن مخاطرة

الساوی، أبو حاتم

(۳۴) علی بن أحمد بن محمد اللباد، أبو الحسن

(۳۵) اسماعیل بن علی بن الحسین الحمافی، أبو القاسم

(۳۶) محمد بن أحمد بن محمد بن عمر الباغیان الاصبہانی،

أبو بکر

(۳۷) محمد بن رجاء بن ابراہیم بن عمر بن یونس الاصبہانی،

أبو الحسن

(۳۸) عبدالرحیم بن المظفر بن عبدالرحیم الحمدونی،

أبو منصور

(۳۹) القاسم بن الفضل بن عبدالواحد الصیدلانی، أبو المظہر

(۴۰) لاحق بن الحبيب بن محمد بن علی الصیدلانی، أبو غالب

مدارس کے طلاب کرام کے لئے اطلاع



مدارس میں پڑھائی جانے والی تمام کتب کی اشاعت جامعہ علمیہ ڈیفنس کراچی کی جانب سے گذشتہ چند سال سے جاری و ساری ہے ہماری حتی الامکان کوشش ہے کہ طلاب کرام کو کم سے کم ہدیہ میں درسی کتب مہیا کی جائیں۔ درسی کتب کے حصول کے لئے درج ذیل پتہ جات سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

۱ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس سوسائٹی فیز ۴۔ کراچی

فون نمبر 021-5888275

۲ رحمت اللہ بک ایجنسی۔ کاغذی بازار بالمقابل بڑا

امام بارگاہ میٹھادر کراچی

فون نمبر: 2440803.2431577